प्रो.- शेख मोहम्मद ज़ाहेद शेख मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 52 Tuesday 6th October 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر۹،شمارہ نمبر ۵۲ /مورخہ ۶/ اکتوبر ۲۰۲۶ء، بروز منگل، ۲۴/ ربیع الثانی /۱۴۴۸ھ، قیمت ۲/روپے،صفحات:۴

ایس آئی آر کے خلاف انڈیا بلاک کا احتجاجی مظاہرہ آج،
پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن تک ہوگا مارچ، سیکورٹی سخت

نئی دہلی: (ایجنسیز) الیکشن کمیشن کے طریقہ کار اور ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) معاملہ پر اپوزیشن پارٹیاں مسلسل حملہ آور ہیں۔ خاص طور سے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ آج اس معاملہ پر اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' دہلی کی سڑکوں پر اترے گا۔ انڈیا بلاک کے لیڈران پارلیمنٹ ہاؤس سے الیکشن کمیشن کے ہیڈکوارٹر تک مارچ نکالیں گے، جس کے پیش نظر سخت سیکورٹی انتظامات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اس مارچ میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی سمیت اپوزیشن کے کئی سرکردہ لیڈران اور اراکین پارلیمنٹ شامل ہوں گے۔ جو خبریں سامنے آ رہی ہیں، اس سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 19 اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران آج دہلی میں الیکشن کمیشن کا گھیراؤ کریں گے اور 'سیو ڈیموکریسی مارچ' (تحفظ جمہوریت مارچ) نکالیں گے۔ تمام لیڈران پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن کے ہیڈکوارٹر تک تقریباً 3 کلومیٹر پیدل سفر کریں گے۔ سامنے آئی جانکاری کے مطابق تمام اراکین پارلیمنٹ صبح 10.30 بجے پارلیمنٹ ہاؤس کے 'مکر دوار' پر جمع ہوں گے اور اس کے بعد 11 بجے مارچ شروع کریں گے۔ اپوزیشن لیڈران کے مجوزہ احتجاج سے قبل سیکورٹی کے انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ پارلیمنٹ مارگ، الیکشن کمیشن کے دفتر اور جنتر منتر پر پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکنے اور نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے کئی سطح کی بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 5 اکتوبر کو کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ تمام اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ 6 اکتوبر کو پارلیمنٹ ہاؤس سے الیکشن کمیشن تک پُرامن مارچ نکالیں گے۔ یہ مارچ مبینہ ووٹ چوری کے معاملے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ہٹانے کے مطالبہ کو لے کر انڈیا بلاک کے منصوبہ بند پروگراموں کا حصہ ہے۔

آدھار کارڈ میں نام کی اصلاح کیلئے نئے ضوابط

آدھار کارڈ میں نام تبدیل کرنے اور نام کی اصلاح سے متعلق نئے نظرثانی شدہ قواعد جاری کئے گئے ہیں۔ نئی ہدایات کے مطابق اب نام میں تبدیلی کی نوعیت کے اعتبار سے اس کا عمل الگ الگ زمروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ادھار اتھاریٹی نے ہر زمرہ کیلئے مخصوص دستاویزات اور حلف نامے کی شرائط مقرر کی ہیں تاکہ دستاویزات کی سخت جانچ کے ذریعے جعل سازی کو روکا جا سکے۔ سرکاری اعلان کے مطابق ایسی معمولی تبدیلیاں جن میں فرد کی شناخت واضح طور پر برقرار رہتی ہے، معمولی اپ ڈیٹ کے زمرہ میں آئیں گی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص اپنے نام کے ابتدائی حروف یا مختصر نام کو مکمل کروانا چاہتا ہے، جیسے ''آر کمار'' کو ''راہل کمار'' کرنا۔ اس زمرے میں درمیانی نام یا خاندانی نام شامل کرنا یا ہٹانا، ناموں کی ترتیب تبدیل کرنا، معمولی ہجے کی غلطیوں کو درست کرنا، بشرطیکہ تلفظ تقریباً ایک جیسا رہے، اور نام کے فارمیٹ سے متعلق غلطیوں کو درست کرنا شامل ہے۔ اس میں بے ترتیب بڑے حروف کو درست کرنا یا نام سے فل اسٹاپ ہٹانا بھی شامل ہے۔ معمولی تبدیلیاں کرنے والے درخواست گزاروں کو ایسا درست شناختی ثبوت پیش کرنا ہوگا جس میں نام کا درست املا درج ہو۔ اگر ابتدائی اندراج کے دوران انتظامی یا ٹائپنگ کی غلطی کی وجہ سے نام غلط درج ہو گیا ہو تو اب مخصوص حلف نامے لازمی ہوں گے۔ بالغ افراد کیلئے درخواست گزار کو حلف نامہ کے ساتھ شناختی ثبوت یا رشتے کے ثبوت میں سے کوئی ایک دستاویز پیش کرنا ہوگا۔ بچوں کیلئے والدین یا سرپرست کو حلف نامہ جمع کرانا ہوگا جس کے ساتھ شناخت یا رشتے سے متعلق معاون دستاویزات پیش کرنا ہوں گی۔

کوکن کا پانی مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ کے قحط سالی سے متاثرہ علاقوں تک لانے کی تجویز

ممبئی۔ پونے مسنگ لنک کی طرز پر کسان آرمی اور واٹر آرمی کے لیڈر پرفل کدم نے ریاستی حکومت کو ایک بڑے 'واٹر لنک ٹنل' پروجیکٹ کا تاریخی منصوبہ پیش کیا ہے تاکہ شمالی کوکن میں سمندر کی طرف بہنے والے اضافی سیلابی پانی کو مغربی گھاٹ کے ذریعے قحط سالی سے متاثرہ علاقوں میں منتقل کیا جائے۔ پرفل کدم نے تجویز پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ شمالی کوکن سے ۲۴۹،۴۳ رٹی ایم سی اضافی پانی کو اس چینل کے ذریعے مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ تک لایا جا سکتا ہے اور اسے جنوب میں کرناٹک، آندھرا پردیش، تلنگانہ اور تمل ناڈو تک بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ واضح ہو کہ خطہ کوکن میں بے انتہا بارش ہوتی ہے اور ہر سال جون۔ جولائی میں بڑی مقدار میں پانی ملتا ہے۔ اسی مدت کے دوران مغربی مہاراشٹر اور مراٹھواڑہ کے علاقوں کو پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پرفل کدم نے کہا کہ اگر شمالی کوکن میں اضافی سیلابی پانی کو کوکن سے براہ راست مغربی گھاٹ کی طرف سرنگوں کے ذریعے موڑ دیا جائے تو دونوں خطوں میں پانی کا مسئلہ کچھ حد تک حل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ایک مکتوب کے ذریعے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس تجویز کا تکنیکی، ہائیڈرولوجیکل اور اقتصادی مطالعہ کرنے کے بعد شمالی کوکن سے اضافی پانی کو مشرق کی طرف موڑنے کیلئے 'واٹر لنک' پروجیکٹ پر غور کریں۔ گھاٹوں کے اوپر سے پانی کو موڑنے کے روایتی تصور کی بجائے کوکن سے پانی کو براہ راست مشرق کی طرف سرنگوں کے ذریعے موڑنے کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

ضلع میں خشک سالی کی صورتحال کا جائزہ، کسانوں کو راحت پہنچانے کے لیے حکومت پُرعزم: وزیر پَنکجا منڈے

بیڑ، 4 (جما کا): اس سال بارش کی کمی کے باعث بیڑ ضلع کی تمام 11 تحصیلیں خشک سالی کے بحران سے دوچار ہیں۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کی کھڑی فصلیں سوکھ گئی ہیں اور تیار ہونے والی پیداوار بھی تباہ ہوگئی ہے۔ اس پس منظر میں ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی اور مویشی پروری کی وزیر پنکجا گوپی ناتھ منڈے نے بیڑ اور پاٹودا تحصیل کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور کسانوں کے کھیتوں میں پہنچ کر فصلوں کا جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران انہوں نے بیڑ تحصیل کے ونجارواڑی، کاکڑہرا، مرشد پور، لمبا دیوی جبکہ پاٹودا تحصیل کے پٹھی نائگاؤں، روہت واڑی، تانیا راجوری، تلے پمپل گاؤں اور کرنج وَن سمیت مختلف دیہات کے کھیتوں میں پہنچ کر فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کا براہِ راست جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے کسانوں سے براہِ راست گفتگو کر کے ان کے مسائل اور مشکلات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مشکل وقت میں حکومت مضبوطی کے ساتھ کسانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ مرکزی اور ریاستی حکومت کے روایتی پیمانوں کو الگ رکھتے ہوئے ضلع میں خشک سالی کا اعلان کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کو فصلوں کے نقصان کا سروے اور پنچنامہ کا کام درست اور بروقت مکمل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ آنے والے تہوار کے پیشِ نظر کسانوں کی مشکلات کو کم کرنے اور ان کی دیوالی خوشحال بنانے کے لیے حکومت کی جانب سے ٹھوس اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 32 ہزار کروڑ روپے کی قرض معافی ہو یا دیگر امداد، حکومت مضبوطی سے کسانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ پنکجا منڈے نے کہا کہ موجودہ ہنگامی صورتحال میں حکومت کے حساس رویے سے کسان طبقے کو بڑی مدد ملی ہے اور انتظامیہ کی جانب سے امداد پہنچانے کا کام جنگی پیمانے پر جاری ہے۔

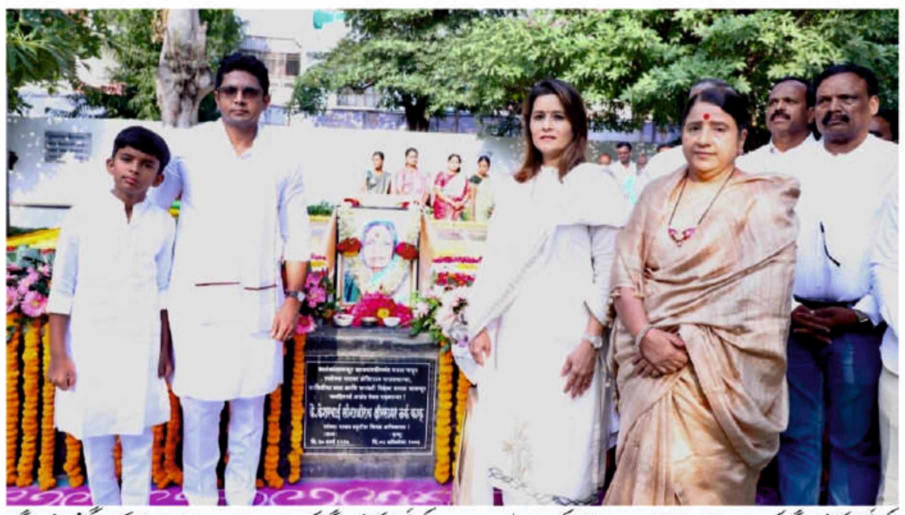

کیشَر کاکو شِر ساگر کی برسی پر خراجِ عقیدت سابق رکنِ پارلیمنٹ مرحومہ کیشَر کاکو شِر ساگر کی برسی پر بی جے پی رہنما ڈاکٹر یوگیش شِر ساگر نے خراجِ عقیدت پیش کیا۔۔۔۔ بیڑ ریلوے لائن کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنے والی سابق رکنِ پارلیمنٹ مرحومہ کیشَر کاکو شِر ساگر کی برسی کے موقع پر بی جے پی رہنما ڈاکٹر یوگیش شِر ساگر نے مزار پر پہنچ کر انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر سابق میئر ڈاکٹر دیپا تائی شِر ساگر، بی جے پی کی بیڑ میونسپل کونسل کی گروپ لیڈر ڈاکٹر ساریکا تائی شِر ساگر سمیت بڑی تعداد میں حامی موجود تھے۔

اقلیتی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے لیے TET معاملہ پانچ یا اس سے زائد ججوں کی بنچ کے سامنے سماعت کی راہ ہموار

اورنگ آباد: نامہ نگار اقلیتی تعلیمی اداروں کے اساتذہ پر ٹیچر اہلیتی ٹیسٹ (TET) کی لازمی شرط عائد کیے جانے کے معاملے میں انجمن اشاعتِ تعلیم کی جانب سے سپریم کورٹ میں قانونی جدوجہد جاری ہے۔ اس معاملے میں ادارے کی جانب سے ایڈوکیٹ ایس۔ ایس۔ قاضی نے مؤثر پیروی کرتے ہوئے اس اہم قانونی مسئلے کو پانچ یا اس سے زائد ججوں پر مشتمل بڑی بنچ کے سامنے پیش کیے جانے کی راہ ہموار کی ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے اقلیتی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے لیے بھی TET کی شرط نافذ کرنے کے سلسلے میں حکومتی فیصلہ جاری کیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف انجمن اشاعت تعلیم نے بمبئی ہائی کورٹ کے اورنگ آباد بنچ سے رجوع کیا۔ رٹ پٹیشن نمبر 1164 / 2015 میں ایڈوکیٹ ایس۔ ایس۔ قاضی نے انجمن کی جانب سے پیروی کی۔ 8 مئی 2015 کو جسٹس ایس۔ ایس۔ شندے اور جسٹس وی۔ آر۔ بورہ کی ڈویژن بنچ نے فیصلہ سناتے ہوئے اقلیتی تعلیمی اداروں پر TET کے نفاذ کو قابلِ اطلاق نہ ہونے کا موقف اختیار کیا۔ بعد ازاں اسی معاملے میں ایک مختلف قانونی صورتِ حال اس وقت پیدا ہوئی جب آزاد ایجوکیشن سوسائٹی، میراج کے معاملے میں بمبئی ہائی کورٹ نے 12 دسمبر 2017 کو TET سے متعلق حکومتی فیصلے کو برقرار رکھا۔ اس فیصلے کے نتیجے میں دونوں فیصلوں کے درمیان قانونی اختلاف پیدا ہوا اور معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچا۔ سپریم کورٹ کے 2025 کے فیصلے میں بھی 12 دسمبر 2017 کے اسی فیصلے کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اسی قانونی پس منظر میں انجمن اشاعتِ تعلیم کی جانب سے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی۔ 30 ستمبر 2026 میں ایڈوکیٹ ایس۔ ایس۔ قاضی نے تین رکنی بنچ کے سامنے دلائل پیش کرتے ہوئے اس معاملے سے متعلق سابقہ عدالتی فیصلوں اور اقلیتی اداروں کے آئینی حقوق کی طرف عدالت کی توجہ مبذول کرائی۔ اس قانونی معاملے میں سپریم کورٹ نے بعد میں اس بنیادی سوال پر بھی غور کیا کہ اقلیتی تعلیمی اداروں پر حقِ تعلیم قانون (RTE Act) اور اس کے تحت TET کی شرائط کس حد تک لاگو ہوتی ہیں۔ یکم ستمبر 2025 کے سپریم کورٹ کے فیصلے میں اس معاملے کے بعض اہم آئینی و قانونی سوالات کو بڑی بنچ کے سامنے غور کے لیے بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ یکم ستمبر 2025 کے فیصلے میں عدالت نے ان سروس اساتذہ کے لیے بھی TET کی شرط سے متعلق ہدایات جاری کیں۔ عدالت کے مطابق ایسے اساتذہ جن کی سبکدوشی میں پانچ سال سے زیادہ کا عرصہ باقی ہے، انہیں دو سال کے اندر TET پاس کرنے کی شرط پوری کرنا ہوگی۔ یہ فیصلہ اقلیتی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے مستقبل کے لیے انتہائی اہم قرار دیا گیا۔ اس فیصلے کے بعد انجمن اشاعتِ تعلیم اور دیگر متعلقہ فریقوں کی جانب سے معاملے کے وسیع تر آئینی پہلوؤں پر دوبارہ غور کے لیے قانونی کوششیں جاری رہیں۔ 30 ستمبر 2026 کو سول اپیل نمبر 1385 / 2025، انجمن اشاعتِ تعلیم بمقابلہ ریاستِ مہاراشٹر، سپریم کورٹ میں سماعت کے لیے درج رہی، جس میں ایڈوکیٹ ایس۔ ایس۔ قاضی بھی پیش ہوئے۔ اقلیتی اداروں کے اساتذہ کو امید انجمن اشاعتِ تعلیم کی مسلسل قانونی جدوجہد کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اقلیتی تعلیمی اداروں کے آئینی حقوق کا تحفظ ہو اور ان اداروں میں طویل عرصے سے خدمات انجام دینے والے اساتذہ کے مستقبل کو غیر یقینی صورتِ حال سے محفوظ رکھا جائے۔ یہ معاملہ صرف TET کی شرط تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق اقلیتی تعلیمی اداروں کو آئین کے آرٹیکل 30(1) کے تحت حاصل حقوق، اساتذہ کے سروس معاملات اور معیاری تعلیم کے حق سے بھی ہے۔ اسی لیے اس معاملے میں سپریم کورٹ کی جانب سے بڑے بنچ کے سامنے آئینی سوالات پر غور کیا جانا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انجمن اشاعتِ تعلیم کی جانب سے ایڈوکیٹ ایس۔ ایس۔ قاضی اور دیگر وکلاء کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں اس معاملے کے قانونی پہلو مزید واضح ہونے کی امید پیدا ہوئی ہے۔ اقلیتی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کی نظریں اب سپریم کورٹ کی آئندہ کارروائی اور بڑے بنچ کے فیصلے پر مرکوز ہیں۔ یہ فیصلہ ملک بھر کے اقلیتی تعلیمی اداروں، ان کے اساتذہ اور انتظامیہ کے لیے دوررس اثرات کا حامل ہو سکتا ہے۔

آل انڈیا تیلی ساہو مہاسبھا کے قومی صدر جے دتت شِر ساگر نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا

آل انڈیا تیلی ساہو مہاسبھا کے قومی صدر اور سابق وزیر جے دتت شِر ساگر نے بیڑ آمد پر چھتیس گڑھ کے نائب وزیر اعلیٰ ارون ساؤ اور چھتیس گڑھ ریاستی خواتین کمیشن کی صدر ڈاکٹر محترمہ ممتا ساہو کا استقبال کیا۔

بیڑ کی سرزمین اور کاکو کی مقدس یادوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے آیا ہوں: مرکزی وزیرِ مملکت توکن ساہو

بیڑ، 4 اکتوبر (نمائندہ): بیڑ ایک تاریخی سرزمین ہے۔ اس دھرتی سے ملک کی قیادت کرنے کی صلاحیت رکھنے والے افراد پیدا ہوئے ہیں۔ ملک بھر میں بکھرے ہوئے ساہو سماج کو متحد کر کے تنظیمی قیادت کی نئی سمت دینے کا تاریخی کام آنجہانی کیشر کاکو شِر ساگر نے انجام دیا۔ میں اس سرزمین اور کاکو کی مقدس یادوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے بیڑ آیا ہوں، یہ اظہارِ خیال مرکزی وزیرِ مملکت برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی توکن ساہو نے کیا۔ وہیں قانون ساز کونسل کے چیئرمین پروفیسر رام شندے نے کہا کہ بیڑ ضلع کی شناخت جدوجہد سے بھرپور زندگی اور کارناموں کی سرزمین کے طور پر ہے۔ اس سرزمین نے کیشر کاکو شِر ساگر، آنجہانی پرمود مہاجن اور آنجہانی گوپی ناتھ منڈے جیسے قائدین ملک کو دیے ہیں۔ ان رہنماؤں نے صرف عہدہ حاصل کرنے کے لیے جدوجہد نہیں کی بلکہ حاصل کردہ عہدے کے ساتھ انصاف کرنے کے لیے بھی جدوجہد کی۔ سابق رکن پارلیمنٹ آنجہانی کیشر کاکو شِر ساگر کی 20 ویں برسی کے موقع پر کاکو نانا پرتشٹھان کی جانب سے منعقدہ تعزیتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وہ اظہارِ خیال کر رہے تھے۔ تقریب کی صدارت آل انڈیا تیلی ساہو مہاسبھا کے صدر اور سابق وزیر جے دت شِر ساگر نے کی۔ اس موقع پر چھتیس گڑھ خواتین کمیشن کی صدر ڈاکٹر ممتا ساہو، بیڑ کے رکن پارلیمنٹ بجرنگ سونونے، رکن اسمبلی بسوراج پاٹل، ٹیچر حلقہ کے رکن اسمبلی وکرم کالے، رکن اسمبلی سندیپ ساہو، رکن اسمبلی وجے چودھری، ہ۔ب۔پ۔ سادھان مہاراج شرما، ہ۔ب۔پ۔ مہادیو مہاراج چاکرواڑی کر، ہ۔ب۔پ۔ شیواجی مہاراج نارائن گڑھ، ہ۔ب۔پ۔ وٹھل مہاراج گہینیناتھ گڑھ، لکشمن مہاراج میینگڑے، دیا بھائی مودی (احمد آباد) سمیت سابق ارکان اسمبلی بدام راؤ پنڈت، سراج الدین دیشمکھ، جناردن توپے، بھیم راؤ ڈھونڈے، بالا صاحب آج بے، صاحب راؤ دَرے کر، سہال چاؤس، دتاجی ساہو، لکشمی ساور کر، رام لال جی ساہو سمیت متعدد معززین موجود تھے۔ مرکزی وزیرِ مملکت توکن ساہو نے مزید کہا کہ بیڑ ضلع سے متعلق کوئی بھی کام میرے پاس آیا تو اسے ترجیح دیتے ہوئے حل کرانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ خشک سالی کے مسئلے پر مستقل طور پر قابو پانے کے لیے اگر واٹر گرڈ کا کام مجھے سونپا جاتا ہے تو اسے مکمل کرنے کے لیے بھی میں ہر ممکن کوشش کروں گا۔ کیشَر کاکو کی قیادت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی قیادت کی وجہ سے ساہو سماج میں وسیع پیمانے پر بیداری پیدا ہوئی۔ قومی سطح پر ایک بڑا تنظیمی ڈھانچہ قائم ہوا اور سماج کو متحد طاقت دینے کا اہم کام کاکو نے انجام دیا۔ اس موقع پر پروفیسر رام شندے نے کہا کہ کرجت۔جام کھیڑ کے راستے بیڑ ضلع میں پانی لا کر ضلع کے تمام 11 تعلقوں کی پیاس بجھانے کی سمت میں بڑا کام شروع ہے۔ تقریباً 55 ٹی ایم سی پانی کے ذریعے بیڑ کی سرزمین کی پیاس بجھانے کا خواب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی قیادت میں پورا کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس کے لیے ہم ہر ممکن تعاون کریں گے۔ سابق وزیر جے دت شِر ساگر نے اپنے صدارتی خطاب میں جذباتی انداز میں کیشر کاکو کی خدمات اور بیڑ کی عوام کے ساتھ شِر ساگر خاندان کے تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس کا کوئی سہارا نہیں، میں اس کا سہارا ہوں۔ بغیر کسی معاوضے کے گھر گھر خدمت کرنے والے شخص کی حیثیت سے میں ہمیشہ عوام کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا رہا ہوں۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اعادہ کیا کہ انسانیت ہی ان کا مذہب ہے اور وہ اسی جذبے کے ساتھ عوام کی خدمت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیڑ ضلع کی عوام کے احسانات کو ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔ ہمیں اقتدار تک پہنچانے میں 18 پگڑی برادریوں کے غریب سے لے کر امیر تک تمام لوگوں کا تعاون رہا ہے۔ شِر ساگر خاندان ان سب کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ کیشَر کاکو کے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریلوے، اسکول، کالج، دوردرشن اور آکاش وانی مرکز جیسی سہولیات بیڑ میں لانے کے لیے کاکو نے انتھک کوششیں کیں۔ ان کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں بیڑ کی ترقی کو نئی سمت ملی۔ بیڑ کے رکن پارلیمنٹ بجرنگ سونونے نے کہا کہ بیڑ ضلع میں ذات اور مذہب کبھی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے۔ اگر کاکو کے دور میں ذات پات کی سیاست کو اہمیت دی گئی ہوتی تو وہ گرام پنچایت کی سرپنچ سے لے کر سبھا پتی، تین مرتبہ رکن اسمبلی اور دو مرتبہ رکن پارلیمنٹ منتخب نہ ہوتیں۔ بجلی، آکاش وانی، دوردرشن مرکز اور ریلوے جیسی اہم سہولیات بیڑ میں لانے میں کاکو کا اہم کردار رہا ہے۔ اس موقع پر رام لال گپتا، رکن اسمبلی بسوراج پاٹل، رکن اسمبلی وکرم کالے اور محترمہ ممتا ساہو نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب میں رویندر شِر ساگر، للیتا بھانڈکر، وجوتائی مہندرے، وٹھل شِر ساگر، روہت شِر ساگر، ہرشد شِر ساگر، سنیل شِر ساگر، دلیپ کرٹی، ارون بونگانے، سوبھاش شِر ساگر، مادھوراؤ مورالے، شیشیر اؤ پھاوڑے، بھاگوت تاورے، دادا صاحب منڈے، معین ماسٹر، ایڈووکیٹ شیخ شفیق، ولاس بڈگے، دنکر کدم، گنگادھر گھومرے، ارون ڈکے، نانا صاحب کاکڑے، وشنوداس بیانی، راج بھاؤ گجر، اشوک لوڑھا، شیواجی جادھو، تاناجی کدم سمیت بڑی تعداد میں خواتین و مرد موجود تھے۔ تقریب کا ابتدائی خطاب ایڈووکیٹ کالیداس تھگڑوے نے کیا۔ نظامت گریش دیشپانڈے نے کی، جبکہ آخر میں جگدیش کالے نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر آنجہانی کیشر کاکو شِر ساگر کو بعد از مرگ اعزاز نامہ پیش کیا گیا۔ اعزاز نامہ کا مطالعہ گیانیشوری دیشپانڈے نے کیا۔ اس کے علاوہ معززین کے ہاتھوں صحت سے متعلق کیلنڈر کی رسمِ اجرا بھی انجام دی گئی۔ کیشَر کاکو کی یادوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے بیڑ ضلع کے مختلف علاقوں سے معززین، سنت مہنت، سماجی کارکنان اور شہری بڑی تعداد میں موجود رہے۔ آنجہانی کیشر کاکو شِر ساگر کی خدمات کو خراجِ تحسین، بیڑ کی ترقی کا عزم اور ان کی یادوں کو خراجِ عقیدت، ان تین مقاصد کے ساتھ یہ یادگاری تقریب انتہائی جذباتی ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR-E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

رحمت

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئی

ایک واقعہ ہے کہ رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ نماز میں کھڑے تھے کہ ایک نمازی نے دعا مانگی کہ اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد مصطفیٰؐ پر رحم کر اور ہمارے علاوہ کسی اور پر رحم نہ کر وہ بار بار یہی دعا مانگے جاتا تھا کہ رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ نے سلام پھیرا اور اس نمازی سے کہا ارے! تو نے اللہ کی بے پایاں رحمت کو کیوں تنگ کر دیا ہے۔ اللہ قران میں فرماتے ہیں اگر میں رحمت انسانوں کے حوالے کر دیتا تو انہوں نے سوا ※ اپنے گھر کے کسی اور گھر کو بانٹنی تھی۔ اللہ قران میں فرماتے ہیں کہ انسان بخیل ہے، اس بات کا علم یہاں ضروری ہے کہ رحمان، رحیم، اور روؤف بخیل نہیں ہوسکتا یہ مسلمہ بات ہے مغرب کبھی کمزور پر رحم نہیں کرتا ہے وہ اس قسم کے نظریہ سے نا آشنا ہے، مغربی اقوام کا جتنا بھی تجزیہ کیا جائے ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ کمزور پر رحم نہیں کرتے ہیں اگر آپ ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جائیں منت سماجت کریں، آقایان مغرب سے درخواستیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں بلکہ اپنے ہی ہم پر رحم کرو تو پھر مجھو آپ پر رحم نہیں ہوسکتا۔ یہ صفات بخل مغرب آشکارا ہیں اور اب یہ دنیا پوری میں عیاں ہو چکی، اس لیے اللہ کہتا ہے کہ اگر میں اپنا رحمت کا institution انسانوں کے حوالے کر دیتا تو یقیناً یہ رحمت بہت محدود ہو جاتی گلی محلے کے نکڑ تک ہی محدود ہو جاتی مگر اس نظریے رحمت سے کچھ ایسا تاثر تو ضرور ابھرتا ہے کہ کبھی تو اللہ نے چاہا ہوگا کہ میں زمین پر آؤں سوچا ہوگا کہ میرے طرز عمل کو انسان دیکھے، اپنے رب رحیم، رب کریم اور رب رحمٰن کا غور سے مشاہدہ کرے اور اس کے افعال اور کردار کا جائزہ لے سکے اور وہ اپنے باری المصور کو دیکھے مگر اسے حجاب بھی رکھنا تھا اور سراپا رحمت بھی دکھانا تھا لہٰذا وہ اپنے نمائندوں کو مختلف ادوار میں مختلف حکمتوں سے نواز کر بھیجتا رہا اور آخر کار اپنی صفات کی مکمل شکل میں محمد عربی، خاتم النبیین اور رحمت اللعالمین کو انسان کی فلاح و بہبود کے لیے بھیجا اور فرمایا اے پیغمبر تجھ سے لوگ یہ جانیں گے کہ رحمٰن و رحیم کیا ہے۔ تجھ سے لوگ جانیں گے اے محمد تو رحمت اللعالمین ہے میں رب العالمین ہوں مجھے اپنی اس صفات پر زیادہ فخر ہے کہ میں رب العالمین ہوں مگر میری رحمت تیری ذات سے اجاگر ہوگی اور لوگ جانیں گے ۔۔۔۔۔۔ رحمت دو عالم کی مثال دیں گے کہ میرا خیال تھا کہ میں آگ کے ایک گڑھے کے قریب کھڑا ہوں، بہت بے چین اور بے قرار ہوں میرے گرد شعلوں کا حصار ہے، میں ان کی تندی اور تیزی سے محصور ہوں اور سوچتا ہوں کہ کوئی موقع ملے کہ میں اس آگ میں گر جاؤں، پھر ایک دست غیب مجھے کمر سے کھینچ لیتا ہے، اپنے ہاتھ جھلساتا ہے، اور اپنے آپ کو ملوث کرتا ہے اس کو اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے یہ محمد مصطفیٰؐ ہیں فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میری امت، میرے لوگ آگ کے گڑھوں کے گرد جمع ہیں، اور اس میں اس طرح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جیسے پروانے شمع پر نثار ہوتے ہیں اور میں ان کو کمر سے کھینچ کھینچ کر پیچھے کر رہا ہوں، رحمت عالم کی جزئیات تو بے شمار ہیں چرند، پرند شجر اور حجر سب اس کی بے پایاں رحمت سے مستفید ہیں مگر رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ کی چند آفاقی صفات کی طرف اشارہ ضروری ہے جو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کتنی عظیم اور لازوال سوچ تھی ذات محترم کی کہ جو زمان و مکان کے قید سے آزاد تھی، غور کریں ہم انسان کو کتنا یاد رکھ سکتے ہیں ہم اپنے آباؤ اجداد کی کتنی نسلیں یاد رکھتے ہیں ہم کتنا عرصہ ان کے لیے دعا و سلام کرتے ہیں کتنا عرصہ ان کو ثواب پہنچاتے ہیں بہت ہوا تو ایک دادا سے پوتے تک یا ذرا اور آگے بڑھ جائیں تو پڑ دادا تک کون ایسا ہے جو اپنے مستقبل اور اپنی ان اولادوں کی فکر کرتا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئیں اور جن کو ان کے چہرے کی شناسائی تک حاصل نہیں ہے، اس حوالے سے یہ زندگی میں پہلی بار محسوس ہوا کہ وہ ذات گرامی رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ کی ہے، جن کی بے پایاں رحمت زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے۔ ان کی رحمت دیکھیں آج لوگ اگر کہیں کہ رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ رحمت اللعالمین وفات پا گئے ہیں اور اب ان سے ہمارا تعلق نہیں ہے ہم ان سے وہ advantage نہیں لے سکتے ہیں جو اس زمانے کے لوگوں نے ان سے لیا ہے، تو اس حدیث کو دیکھیے فرمایا اصحاب رسولؐ نے کہ ہم حضورؐ کے گرد جمع تھے اور حضورؐ کے آنکھوں میں آنسوں آگئے تو اصحاب بہت پریشان ہوئے اور ڈرے اور فرمایا یا رسول اللہؐ ہم سے کوئی گستاخی ہوئی ہے۔ فرمایا نہیں پھر آپؐ کی آنکھوں میں آنسوں کیوں آئے ہیں، فرمایا حضورؐ نے کہ مجھے ان لوگوں کا خیال آگیا ہے جو میرے بعد صدیوں کے بعد آئیں گے انہوں نے مجھے دیکھا ہوگا نہ میری باتیں سنیں ہونگی اور نہ ہی کچھ میرے بارے میں ان کا کوئی گمان ہوگا مگر وہ تمہاری ہی طرح مجھ پر ایمان لائیں گے اور تمہاری ہی طرح مجھ سے انس و محبت رکھیں گے اب غور کریں کہ رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ پندرہ سو برس بعد آنے والے گناہ گاروں کے لیے آپ کے لئے میرے لیے رو رہے ہیں، اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ لوگ ہماری طرح ہوں گے، جواب دیا نہیں ان کی کچھ عادات تمہاری طرح ہوں گی اس طرح زمان و مکان کو سمیٹتی ہوئی رحمت کا یہ تصور کسی اور پیغمبر کی زندگی میں نہیں پایا جاتا ہے، یہ تخصیص صرف رسول سیدی محمد مصطفیٰؐ کو حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ آپؐ رحمت اللعالمین ہیں، یقیناً اللہ کے رسولؐ کی یہ اہمیت کسی قیمت پر بھی نظرانداز نہیں کی جا سکتی ہے یہی وہ رحمت ہے، جس کی مثال دینے کے لیے خداوند کریم نے اللہ کے رسولؐ کو زمین پر بھیجا ہے اور ان ہی کے توسل سے اللہ کے behaviour پر ہماری نگاہ جاتی ہے انہی کی وجہ سے ہمیں اللہ کی عادات سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

رزق کا فیصلہ

پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کیے اسے کئی برس گزر چکے تھے، مگر مستقل تدریسی ملازمت اب بھی اس کی پہنچ سے دور تھی۔ آج وہ چوتھی بار ایک تعلیمی ادارے میں انٹرویو دینے جا رہا تھا۔ راستے بھر پچھلی ناکامیاں اس کے ذہن میں گردش کرتی رہیں۔

پہلی بار وہ پوری تیاری اور اعتماد کے ساتھ انٹرویو دینے گیا تھا، لیکن ملازمت اس امیدوار کو مل گئی جو پہلے سے وہاں عارضی طور پر کام کر رہا تھا۔ دوسری جگہ کامیابی اس شخص کے حصے میں آئی جو انتظامیہ کی پسند تھا، جبکہ تیسری جگہ پرنسپل کے امیدوار کو منتخب کر لیا گیا۔ ان خیالات کے ساتھ وہ انٹرویو ہال پہنچا۔ وہاں دس امیدوار موجود تھے۔ گفتگو سے معلوم ہوا کہ تین امیدوار بااثر افراد کی سفارش پر آئے تھے، جبکہ اسامیاں صرف دو تھیں۔ اس کا دل بیٹھ گیا۔ اسے لگا، شاید آج بھی نتیجہ پہلے سے طے ہے۔

پھر اس نے خود کو سنبھالا اور سوچا: ”میرا کام کوشش کرنا ہے، فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“

اس نے اطمینان سے انٹرویو دیا۔

انٹرویو کے بعد پانچ رکنی پینل نے امیدواروں کا جائزہ لیا۔ ہر رکن نے اپنی فہرست پیش کی۔ تفصیلی بحث کے بعد ایک امیدوار پر سب متفق ہو گئے۔ وہ چیئرمین کا امیدوار تھا۔

دوسری نشست پر اختلاف برقرار رہا۔ دو ارکان اپنے اپنے امیدوار کے حق میں ڈٹے ہوئے تھے۔ کوئی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا۔

بالآخر باہر سے آئے ہوئے ماہرِ مضمون نے میرٹ کی بنیاد پر اپنا فیصلہ سنایا۔ انہوں نے اسی امیدوار کا نام تجویز کیا جو چوتھی بار انٹرویو دینے آیا تھا اور ہال میں داخل ہوتے وقت تقریباً کامیابی کی امید چھوڑ چکا تھا۔

جب اسے اپنی کامیابی کی خبر ملی تو چند لمحوں تک اسے یقین ہی نہ آیا۔ پھر بے اختیار اس کی زبان سے نکلا: ”الحمدللہ!“

اس لمحے اسے محسوس ہوا کہ بندوں کی تدبیریں اپنی جگہ، مگر رزق کا فیصلہ کہیں اور ہوتا ہے۔ اللہ جب چاہتا ہے، وہاں سے دروازہ کھول دیتا ہے جہاں انسان نے امید بھی چھوڑ دی ہو۔

ابن عبدالحمید، پونے

غزل

اچھے خاصے تھے، ملتے رہتے تھے ہم سے وہ
عمر زیادہ تھی لیکن بچے تھے ہم سے وہ
دھیان ان کی باتوں پہ نہیں دیتے تھے ہم یارو
جانا ہے اک دن ان کو، کہتے تھے ہم سے وہ
جین زی تم بتلاؤ حال ہے کیا، ماضی میں تو
لڑکیاں بہکی نہیں، دن بھی اچھے تھے ہم سے وہ
پکی ان کی عمریں، پکی باتیں کرتے تھے
دل کا کچا سہی رشتہ رکھتے تھے ہم سے وہ
جن کے چہرے کشش رکھتے تھے سب نے چاہا جنہیں
ایسے لوگ بھی جانے کیوں جلتے تھے ہم سے وہ
اچھے لوگوں کا ایثار بڑا ہوتا ہوگا
دنیا پوچھتی رہتی ہے کیسے تھے ہم سے وہ
نعمت ہم کو ملی تھی اللہ کی جانب سے میرؔ
دنیا کا معلوم نہیں، اچھے تھے ہم سے وہ

میرؔ بیدری، بیدر، کرناٹک

جمہوریت کا پہریدار، غیر جانبدار یا کسی کا طرفدار؟

اشفاق بن اسحاق

ہندوستانی جمہوریت میں الیکشن کمیشن محض ایک سرکاری دفتر نہیں بلکہ وہ آئینی ادارہ ہے جس پر عوام کے ووٹ کی حفاظت، انتخابات کی شفافیت اور انتخابی عمل کی غیر جانب داری کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسی لیے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے دور میں کمیشن کے اندر سے سامنے آنے والے اعتراضات نے ایک انتہائی اہم سوال کھڑا کر دیا ہے: کیا انتخابی فیصلے واقعی آئینی اور قانونی طریقۂ کار کے مطابق اجتماعی طور پر کیے جا رہے ہیں، یا اختیارات بتدریج ایک مرکز میں سمٹتے جا رہے ہیں؟

میڈیا رپورٹوں کے مطابق الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ دس ماہ کے دوران کمیشن کے بعض اقدامات پر کم از کم 14 مرتبہ تحریری اعتراضات درج کیے۔ یہ اعتراضات ووٹروں کے نام شامل کرنے، نام حذف کرنے، ناموں کی بحالی، اپیلوں، Form-6 میں تبدیلی اور انتخابی ڈیٹا کے انتظام جیسے نہایت حساس معاملات سے متعلق تھے۔ اگر ایک آئینی ادارے کے تین میں سے دو ارکان بار بار اپنے ہی ادارے کے بعض فیصلوں پر تحریری اعتراض کریں تو اسے محض معمول کا اختلاف کہہ کر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ جمہوری اعتبار سے یہ سوال لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے کہ آخر فیصلے کس طریقۂ کار کے تحت کیے جا رہے ہیں؟ اور ان فیصلوں کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

نئے ووٹروں کے اندراج کے لیے استعمال ہونے والے Form-6 میں تبدیلی بھی اسی تناظر میں اہم ہے۔ رپورٹ کے مطابق درخواست گزار سے اس کے یا اس کے والدین اور دادا دادی کے سابقہ انتخابی ریکارڈ سے متعلق معلومات طلب کرنے کی شق شامل کی گئی، جس پر دونوں الیکشن کمشنروں کی جانب سے اعتراضات سامنے آئے اور اسے غیر مجاز و غیر قانونی قرار دینے کی بات کہی گئی۔ اگر یہ اعتراضات درست طور پر رپورٹ ہوئے ہیں تو سوال بہت سادہ ہے: ایک شہری کے ووٹر بننے کے عمل میں نئی شرط یا معلومات شامل کرنے کا قانونی اختیار کس کے پاس تھا؟ کیا اس کے لیے مناسب قانونی اور ادارہ جاتی طریقۂ کار اختیار کیا گیا تھا؟ انتخابی فارم میں تبدیلی کوئی معمولی دفتری ترمیم نہیں، کیونکہ اس کا تعلق براہِ راست شہری کے حقِ رائے دہی سے ہے۔

انتخابی فہرست کے ڈیجیٹل نظام اور اس کے اختیارات کی مرکزیت سے متعلق اعتراضات بھی کم اہم نہیں۔ کیونکہ ووٹر لسٹ محض ناموں کی ایک فہرست نہیں بلکہ انتخابی حق کے عملی استعمال کی بنیاد ہے۔ جس نظام کے ذریعے کسی شہری کا نام شامل، حذف یا بحال ہوتا ہے، اس نظام میں شفافیت، جواب دہی اور نگرانی کا ہونا ضروری ہے۔ اگر انتخابی ڈیٹا اور فیصلوں کا اختیار مقامی سطح سے زیادہ مرکزی سطح پر منتقل کیا جا رہا ہے تو اس کے قانونی جواز اور انتظامی ضرورت کو واضح کرنا بھی الیکشن کمیشن کی ذمہ داری بنتی ہے۔ ورنہ سوال صرف یہ نہیں ہوگا کہ کسی ووٹر کا نام کیوں حذف ہوا، بلکہ یہ بھی پوچھا جائے گا کہ فیصلہ کہاں اور کس اختیار کے تحت ہوا۔ SIR نے اس بحث کو مزید حساس بنا دیا ہے۔

انتخابی فہرستوں کی اصلاح یقیناً ایک ضروری انتظامی عمل ہے اور جعلی یا نااہل ناموں کو ہٹانا بھی انتخابی نظام کی صحت کے لیے اہم ہے، لیکن اس عمل کا دوسرا پہلو بھی اتنا ہی اہم ہے: کہیں کسی اہل شہری کا نام بھی حذف نہ ہو جائے۔ ایک نااہل نام کا فہرست میں رہ جانا اور ایک اہل شہری کا ووٹ کے حق سے محروم ہو جانا ایک جیسی نوعیت کی غلطی نہیں۔ اسی لیے بڑے پیمانے پر انتخابی فہرستوں کی نظرِثانی کے دوران نوٹس، سماعت، اپیل اور بحالی کا موثر نظام بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

مغربی بنگال سمیت مختلف مقامات پر SIR کے دوران بڑی تعداد میں نام حذف کیے جانے اور پھر اپیلوں کے عمل نے بھی سوالات پیدا کیے ہیں۔ اگر لاکھوں شہریوں کو اپنے نام کے حذف ہونے کے خلاف اپیل کرنا پڑے اور اپیلوں کے فیصلے میں تاخیر ہو تو انتخابی فہرست کی ”صفائی“ کا انتظامی مقصد اپنی جگہ، لیکن شہری کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کا سوال بھی اسی شدت سے سامنے آتا ہے۔ اسی معاملے میں عدالتی کارروائی کے دوران نوٹس جاری کرنے کے طریقۂ کار پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔

اس پورے معاملے کا سب سے اہم پہلو شاید یہ ہے کہ ایک طرف الیکشن کمیشن کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ اہم فیصلے تینوں کمشنروں کی منظوری سے متفقہ طور پر کیے گئے، جبکہ دوسری طرف دو کمشنروں کے متعدد تحریری اعتراضات کی خبریں سامنے آئی ہیں۔ یہاں کسی ایک فریق کو سچ اور دوسرے کو جھوٹا قرار دینے کے بجائے اصل ضرورت شفافیت کی ہے۔ اگر اعتراضات بے بنیاد ہیں تو ان کا جواب دستاویزات کے ساتھ دیا جانا چاہیے۔ اگر کسی فیصلے میں قانونی یا انتظامی خامی تھی تو اسے درست کیا جانا چاہیے۔ لیکن محض ”سب کچھ متفقہ تھا“ کہہ دینا ان تحریری اعتراضات سے پیدا ہونے والے سوالات کا مکمل جواب نہیں بنتا۔

گیانیش کمار پر حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں کی طرف سے جانبداری کے سنگین الزامات بھی لگائے گئے ہیں، جبکہ الیکشن کمیشن نے ان الزامات کو مسترد کیا ہے۔ لیکن یہ الزامات اس بات کے متقاضی ہیں کہ الیکشن کمیشن خود کو محض الزامات کی تردید تک محدود نہ رکھے بلکہ اپنے فیصلوں کی قانونی بنیاد، طریقۂ کار اور ادارہ جاتی ریکارڈ کو زیادہ سے زیادہ شفاف بنائے۔ ایک آئینی ادارے کی ساکھ اس کے بیانات سے نہیں بلکہ اس کے فیصلوں، دستاویزات اور عمل سے مضبوط ہوتی ہے۔

جمہوریت میں الیکشن کمیشن سے اندھا اعتماد نہیں بلکہ قابلِ تصدیق اعتماد مطلوب ہے۔ عوام کو یہ یقین صرف اس وقت ہوگا جب کمیشن کے فیصلے قانون کے مطابق ہوں، ان کا طریقۂ کار واضح ہو، اختلافِ رائے کو ادارے کے اندر جگہ حاصل ہو اور ووٹر کے حق کا ہر مرحلے پر تحفظ کیا جائے۔ کیونکہ آخرکار سوال صرف گیانیش کمار کا نہیں، الیکشن کمیشن کا بھی نہیں؛ سوال ہندوستان کے اس عام شہری کا ہے جو جمہوریت میں اپنے ووٹ کو اپنی آواز سمجھتا ہے۔ انتخابی فہرست میں اس کا نام کسی افسر کی مرضی نہیں بلکہ قانون کے تحفظ کا محتاج ہونا چاہیے، اور اس کا ووٹ کسی ادارہ جاتی ابہام کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ الیکشن کمیشن سے عوام کسی سیاسی جماعت کے حق یا مخالفت کی توقع نہیں رکھتے؛ وہ صرف آئین کے ساتھ کھڑے ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔ اس لیے کمیشن کے اندر سے اٹھنے والے سوالات کا جواب خاموشی، وضاحتوں یا سیاسی صف بندی سے نہیں، بلکہ کھلے ریکارڈ، واضح قانون اور شفاف عمل سے دینا ہوگا۔ کیونکہ انتخابات صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں؛ انتخابات پر عوام کا اعتماد ہی جمہوریت کی اصل بنیاد ہے۔ اگر عوام کا انتخابات پر اعتماد ہی ختم ہو جائے گا تو جمہوریت میں باقی کیا رہ جائے گا؟

کیا ہندستان ہندو راشٹر بن گیا ہے؟

ڈاکٹر رونق جمال
درگ چھتیس گڑھ

آج کل ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اور سیاست میں جس طرح کی غنڈا گردی چل رہی ہے خاص طور سے مسلمانوں کو جس طرح بات بات پر تنگ کیا جا رہا ہے۔ جیسے سڑک پر نماز نہیں پڑھنے دینا۔ نئی کالونی میں پلاٹ نہ خریدنے دینا مسلمانوں کے، السلام کے، قرآن کے سلسلے میں بدزبانی کرنا حجاب پہننے والی لڑکیوں کو تنگ کرنا مسلمانوں کے لباس اور کھانے پر تنقید کرنا۔ چار نکاح اور بچوں کی تعداد پر طنز کرنا۔ حلالے کو لے کر مسلمانوں کا مذاق اڑانا، آئے دن مساجد کا شہید کیا جانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سارے سوالات نے میرے ذہن میں بنگال کی آئی پی ایس بشرا بانو کے موٹیوشنل اسپیچ کے ابتدا میں السلام علیکم کہنے پر ہندو تنظیموں کا واویلا مچانے اور صوبائی حکومت نے نوٹس لے کر ان کا فوراً ٹرانسفر کر دینے کے باعث میرے ذہن میں لشکارے مارنے لگے۔ خاص کر یہ سوال کہ کیا ہندوستان ہندو راشٹر بن گیا ہے۔!؟ تو ذہن نے پرزور مذمت کی اور کہا کے بنا ہے نہ ہی پچیس کروڑ مسلمانوں، سات کروڑ سکھوں۔ تین کروڑ کرسچین کے ہوتے ہندوستان ہندو راشٹر کبھی نہیں بن پائے گا۔ ہندوستان کل بھی سیکولر ملک تھا آج بھی ہے اور ہمیشہ سیکولر ہی رہے گا۔ اب بارہ سالہ گندی سیاست سے اند بھکتوں کو چھوڑ کر ملک کے سارے عوام تنگ آ چکے ہیں۔ آج کل صوبائی حکومتوں کی آنکھ میں مسلم افسران بال کی مانند کھٹکتے ہیں۔ ایک تو انہیں تنگ کیا جاتا ہے یا ان کو جو عہدہ یا حق ملنا چاہیے اس سے دور رکھا جاتا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ اسی ناانصافی کا شکار آئی پی ایس بشرا بانو بھی ہوئی ہے۔ میں پرزور اپیل کرتا ہوں کے بشرا بانو کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ سال میں دو بار مسلمان عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے روز عید کی نماز مجبوری میں سڑک پر ادا کرتے ہیں۔ جائے نمازیں بچھانے، نماز ادا کرنے اور جائے نمازیں اٹھانے میں کل ڈھائی تین گھنٹے کا وقت درکار ہوتا ہے۔ اور وقت ہوتا صبح کا خاص بات دونوں عیدوں پر چھٹی ہوتی ہے اسلئے ٹریفک بھی نہیں ہوتا۔ اسلئے کسی کو کوئی تکلیف پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ کاوڑی دس روز چوبیس گھنٹے سڑکوں پر میلوں طوفان بدتمیزی کرتے رہتے ہیں۔ شریف لوگ پریشان ہوتے رہتے ہیں۔ ہولی کے تہوار پر سارا دن رنگ گلال شراب اور گالی گلوج کہ گھر سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ دس روز گنیش، دس روز درگا کے براجمان ہوتے ہی پنڈال لگا کر سڑک پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ ٹریفک کو گزرنے میں دقت ہوتی پیدل چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تین گھنٹے کی نماز سے پریشانی ہوتی ہے لیکن دس دس روز سڑک پر قبضہ کرنے سے عقل کے اندھوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہندوستان سیکولر ملک ہے اسلئے ملک پر ہندو مسلمان سکھ اور عیسائیوں کا برابر کا حق ہے۔ اپنے اپنے مذہب کو ماننے کا سب کو حق ہے۔ مسلم افسران اپنی قابلیت سے بنتے ہیں انہیں آزادی سے کام کرنے دینا چاہیے۔ اپنے مذہب کے مطابق بات کرنے اور عبادت کرنے کی آزادی آئین دیتا ہے۔ کسی مرکزی وزیر یا وزیر اعلیٰ کو کوئی حق نہیں ہے کے مسلم افسران کو پریشان کرے۔ بشرا بانو کے ساتھ انصاف کیا جائے اور انہیں فوراً ان کی پہلی پوسٹنگ واپس لایا جائے۔

انسانی ذہانت بمقابلہ مصنوعی ذہانت

محمد امین اللہ۔

کیسی ستم ظریفی ہے کہ جس مصنوعی ذہانت کا موجد انسان ہے وہی آج انسانی ذہانت کے مقابلے میں کھڑی ہو کر اس کو چیلنج کر رہی ہے۔ اب تو ماہرین یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ آئندہ دہائی تک مصنوعی ذہانت نہ صرف انسانوں کا دشمن بن جائے گی بلکہ یہ انسانیت کا قاتل ثابت ہوگی۔ شاگرد استاد کے مدمقابل کھڑا ہو کر اس کے وجود کے درپے ہے۔ اس مصنوعی ذہانت نے نہ صرف میدان جنگ کا نقشہ تبدیل کر دیا ہے بلکہ اس پر انحصار کرنے والی بڑی طاقتوں کو فکر میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ آئے دن ہر ملک اس کو جدید سے جدید ترین بنانے کی جدوجہد کر رہا ہے تاکہ وہ دنیا پر اپنی برتری قائم کر سکے۔ یہ ہوائی ٹکنالوجی جسے Digital technology کہتے ہیں اس نے حریف ممالک کے تمام نظام زندگی کو مفلوج بنانے کی قدرت رکھتی ہے۔

اس مصنوعی ذہانت کا شاہکار اور جدید ایجادات روبوٹک مشین اور انسان میں جو احساس اور ضمیر نام کے انسانی وصف سے خالی ہے۔ یہ وہی کچھ کرتے ہیں جو ان کے اندر ذہانت کے طور پر یادداشت ڈالی جاتی ہے۔ اس کے کام کرنے کی صلاحیت انسانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے اور اس کی رفتار بھی ہوش ربا ہے۔ اب جنگی ہتھیاروں کی صورت میں ڈرون طیارے، خشکی، ہوا اور سمندر میں دشمن کو تباہ کرنے والے ڈرونز نے ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اور مستقبل قریب میں وہی ملک دنیا میں اپنا لوہا منوا سکے گا جو اس مصنوعی ذہانت میں سب سے زیادہ مہارت رکھتا ہوگا۔ اب دیکھتے ہیں کہ اس موضوع پر مصنوعی ذہانت رکھنے والا گوگل کیا کہتا ہے۔ انسانی ذہانت بمقابلہ مصنوعی ذہانت ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت (AI) نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ جہاں کمپیوٹرز اور الگورتھم پیچیدہ ترین مسائل پلک جھپکتے ہی حل کر رہے ہیں، وہاں یہ سوال شدت اختیار کر گیا ہے کہ کیا مصنوعی ذہانت کبھی انسانی ذہانت کی جگہ لے سکے گی؟ یہ مضمون انسانی ذہانت اور مصنوعی ذہانت کے درمیان بنیادی فرق، دونوں کی خصوصیات اور مستقبل کے امکانات کا احاطہ کرتا ہے۔ ۱۔ انسانی ذہانت کیا ہے؟

انسانی ذہانت سے مراد انسان کی سوچنے، سمجھنے، سیکھنے، تجربات سے فائدہ اٹھانے اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی قدرتی صلاحیت ہے۔ یہ صرف ریاضی کے سوالات حل کرنے تک محدود نہیں، بلکہ اس میں درج ذیل پہلو شامل ہیں: احساسات اور جذبات انسان فیصلے کرتے وقت ہمدردی، غصے، محبت اور اخلاقیات کو مدنظر رکھتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت نئی کہانیاں لکھنا، مصوری کرنا اور ایسے خیالات پیدا کرنا جو پہلے موجود نہ ہوں۔ ا۔ موقعی بیداری انسان ماحول کے پوشیدہ اشاروں اور ثقافتی باریکیوں کو آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔

۲۔ مصنوعی ذہانت کیا ہے؟

3۔ مصنوعی ذہانت سے مراد مشینوں، خاص طور پر کمپیوٹر سسٹمز کے اندر انسانی ذہانت کی نقل تیار کرنا ہے۔ یہ ڈیٹا، الگورتھم اور کوڈنگ پر کام کرتی ہے۔ اس کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

4۔ تیز رفتار پروسیسنگ: یہ اربوں ٹن ڈیٹا کو چند سیکنڈز میں سکین کر سکتی ہے۔ طریقہ کار پر مبنی
5۔: یہ ماضی کے ڈیٹا کا تجزیہ کر کے مستقبل کی پیشگوئی کرتی ہے۔ تھکن سے پاک
6۔: یہ بغیر کسی ذہنی یا جسمانی تھکن کے ۲۴ گھنٹے مسلسل کام کر سکتی ہے۔ ۳۔ دونوں کے درمیان بنیادی فرق (Key Differences)

ان دونوں کے درمیان بنیادی فرق خصوصیات انسانی ذہانت (HI) مصنوعی ذہانت (AI) اصل و بنیاد قدرتی اور حیاتیاتی (دماغ اور نیورونز) انسان کی بنائی ہوئی (مائیکرو چپس اور سافٹ ویئر) سیکھنے کا عمل اسالوں کے تجربات، غلطیوں اور مشاہدات سے ڈیٹا فیڈ کرنے اور الگورتھم کی ٹریننگ سے طاقتی پہلو ہر قسم کے حالات میں موافقت مخصوص کاموں میں غیر معمولی مہارت رجا اور توانائی انتہائی کم توانائی (صرف ایک روٹی یا چند کیلوریز)

بہت زیادہ بجلی اور مہنگے سرورز کی ضرورت فیصلہ سازی جذبات، اخلاقیات اور ضمیر کے تابع صرف لاجک، کوڈنگ اور دستیاب ڈیٹا کے مطابق انسانی ذہانت کی برتری مصنوعی ذہانت کی حیرت انگیز ترقی کے باوجود، انسانی دماغ اب بھی کئی محاذوں پر برتر ہے: لچک (Adaptability): انسان کسی بھی بالکل نئی اور غیر متوقع صورتحال کا سامنا کرنے کے لیے فوری ذہنی حکمت عملی بدل سکتا ہے۔ اخلاقی شعور (Ethics): انسان اچھے اور برے، صحیح اور غلط کا فیصلہ ضمیر کی روشنی میں کرتا ہے، جبکہ مشین صرف نفع و نقصان دیکھتی ہے۔ جدت پسندی: AI پرانا ڈیٹا دیکھ کر نیا ڈیٹا بناتا ہے، لیکن بالکل انوکھا خیال صرف انسانی دماغ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ ۵۔ مصنوعی ذہانت کی طاقت کچھ شعبوں میں AI نے انسان کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے: غلطیوں سے پاک کام: اگر ڈیٹا درست ہو تو AI سے ریاضی یا حساب کتاب میں غلطی کا امکان صفر ہوتا ہے۔ خطرناک کام: کان کنی، خلائی تحقیق یا بم ناکارہ بنانے جیسے خطرناک کام AI روبوٹس آسانی سے کر سکتے ہیں۔

طبی تشخیص: بیماریوں کی علامات اور ایکس ریز کا تجزیہ AI انسانی ڈاکٹروں سے زیادہ تیزی سے کر رہا ہے۔ ۶۔ مستقبل کا منظرنامہ: تصادم یا تعاون؟

ماہرین کا ماننا ہے کہ مستقبل ”انسان بمقابلہ مشین“ کا نہیں، بلکہ ”انسان پلس مشین“ کا ہے۔ مصنوعی ذہانت کبھی بھی مکمل طور پر انسان کا نعم البدل نہیں بن سکتی کیونکہ مشین کے پاس ”شعور“ (Consciousness) نہیں ہے۔ اصل کامیابی اس بات میں ہے کہ انسان اپنی تخلیقی صلاحیت اور اخلاقی حکمت کو مصنوعی ذہانت کی رفتار اور درستگی کے ساتھ ملا کر دنیا کے بڑے مسائل (جیسے بیماریوں کا علاج اور موسمیاتی تبدیلیاں) حل کرے۔ (Conclusion) خلاصہ یہ ہے کہ انسانی ذہانت کائنات کا ایک انمول معجزہ ہے، جس نے مصنوعی ذہانت کو تخلیق کیا ہے۔ AI ایک بہترین خادم (Servant) بن سکتی ہے یہ لیکن یہ کبھی مالک (Master) نہیں بن سکتی۔ انسانی اقدار، جذبات اور تخلیق وہ خوبیاں ہیں جو ہمیشہ انسان کو مشینوں پر برتری دلاتی رہیں گی۔

انسان اشرف المخلوقات ہے اور اللہ کا خلیفہ ہے آدم سے لیکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک اک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اشرف انسانیت بن کر آئے اور علم الوحی کے ذریعے ہدایت کا فریضہ انجام دیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو راز دار کون و مکاں ہیں اور اسرار جہاں کی تعلیمات قرآن کی صورت موجود ہے۔ انسان کو اللہ نے عقل سلیم عطا کیا ہے اور اسی عقل سلیم کا ایک چھوٹی سی ایجاد مصنوعی ذہانت ہے، جس کی حیثیت صرف انسان کی فراہم کردہ معلومات پر عملدرآمد کرنا ہے پھر وہ کیسے انسان کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جس طرح انسان اپنے خالق اللہ کے سامنے بے بس اور بے حیثیت ہے اس لئے کہ اس کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ عطائی ہے اور اس کے اختیارات تفویضی ہیں۔ پھر یہ مصنوعی ذہانت اپنے موجد پر کیسے برتری حاصل کر سکتی ہے۔ انسان کے پاس تسخیری صلاحیت ہے، ایجادات اور دریافت کے ہنر میں اس کے مقابلے میں مصنوعی ذہانت کا روبوٹک مشین یا روبوٹ بس اتنا ہی کر سکتا ہے جتنا اس کے بھیجے میں یادداشت اس کے موجد سائنس دانوں نے ڈالی ہے۔ انسان کی برتری کا عالم یہ ہے کہ جچتے نہیں کنجشک و حمام اس کی نظر میں۔

دورِ قدیم کے حیرت انگیز ایجادات کی یادگاریں یہ سبق دیتی ہیں کہ جن انسانوں نے انہیں بنایا تھا اسی طرح کے دوسرے انسانوں نے انہیں تباہ کر دیا یا پھر خدائی قہر سے اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ یہ دنیا اسباب کی دنیا ہے اور اسباب کے بغیر کسی بھی نئی چیز ایجاد نہیں کی جا سکتی ہے۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے اور مصنوعی ذہانت بھی دورِ جدید کے انسانوں کی ضرورت ہے لہٰذا یہ ڈرانا درست نہیں ہے کہ مصنوعی ذہانت انسان کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گی اس میں دورائے نہیں کہ انسان نے جن چیزوں کو اپنی ضروریات زندگی بہتر بنانے کے لئے ایجاد کیا وہی چیزیں اس کی ہلاکت کا سبب بنتی رہی ہیں۔ مثلاً ایٹمی توانائی کے ایجاد کے ساتھ ایٹم بم بنا ڈالا اور آج دنیا اسی ایٹم بم کے استعمال سے تباہ ہونے کے درپے ہے۔ جس کا نظارہ 1944 میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی میں دیکھ چکی ہے۔ اس بات کے خدشات تو موجود ہیں کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے انسان نہ صرف اپنی جان و مال کو گنوا بیٹھے گا بلکہ انسانیت کو کھو دے گا۔ جس کے آثار جدیدیت کے بھوت کی صورت ہر سو نمایاں ہے۔ زمانہ قدیم اور جدید کے تقابل کے بعد ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ رب ہے نام اللہ کا جس نے انسان کو جو تفویضی اختیارات بخشیں ہیں جب چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے۔ یہ انسان بھی اپنے ایجاد کردہ مصنوعی ذہانت کو جب چاہے گا واپس لے لے گا۔ بلی شیر کی خالہ ہوتی ہے جو پنجہ مارنے اور شکار

پرنٹر پبلشر پروپرائٹر و ایڈیٹر قاضی مخدوم نے ہفتہ روزہ تعمیر سیاست بیڑ کے کریٹو پبلشنگ سے طبع کروا کر دفتر تعمیر سیاست بشیر گنج بیڑ سے شائع کیا۔ تمام قانونی معاملات بیڑ عدالت کے حدود میں رہینگے
"Printer, Publisher, Proprietor and Editor Qazi Makhdoom published the weekly newspaper Tamir-e-Siyasat Beed, printed at Creative Publishing, and issued from the office of Tamir-e-Siyasat, Bashir Ganj, Beed.All legal matters shall be subject to the jurisdiction of the courts at Beed."email, tameerurdu@gmail.com.m.9270574444,8999387277.www.dailytameer.com

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

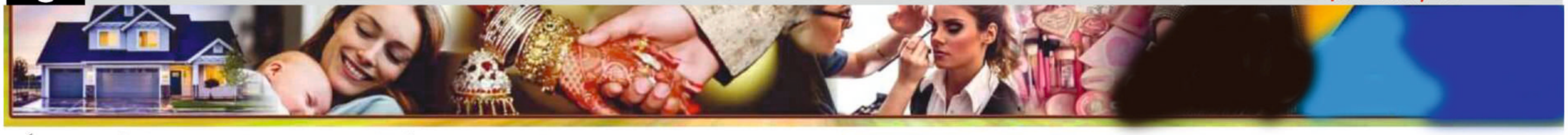

ازدواجی زندگی کی ابتداء کیسے کریں!!!

دلہا دلہن پہلی ملاقات سے پہلے دو رکعت نفل حاجت اور شکرانے کے پڑھیں تو اللہ کریم ان کی نسلوں میں گیارہ برکتیں عطا فرماتے ہیں۔

1- اللہ جل شانہ اس کی نسلوں میں ولی پیدا کرے گا۔

2۔ جن سجدوں اور رکوع سے میاں بیوی نے ابتداء کی اللہ جل شانہ ان کی اولاد سے رکوع اور
سجدے نہیں چھینے گا یعنی اپنی بندگی نہیں چھینے گا۔

3- اللہ جل شانہ اس کی نسلوں کو خواہشات کا غلام نہیں بنائیں گے۔

4- اس کی نسلوں کو ظاہری حسن عطا فرمائیں گے۔

5- اللہ کریم اس کی نسلوں کو باطنی حسن عطا فرمائیں گے۔

6- اللہ مہربان اس کی نسلوں کی روح کو فرائض کی ادائیگی کے بغیر اپنے پاس نہیں بلائیں گے۔

7- نماز میں اللہ پاک نے روزی کی برکت رکھی ہے۔ اللہ اس کو اس کی نسلوں کو صدا روزی کی برکت دے گا۔

8- اللہ پاک اس کو ظاہر کا ایسا نور عطا فرمائیں گے جس سے حق و باطل کو پہچان لے گا۔

9- اللہ کریم جل شانہ آخری وقت میں کلمہ عطا فرمائے گا۔

10- اللہ اس کو اور اس کی نسلوں کو فقر اور فقیر ہونے گا۔

11- اللہ پاک اس کو قیامت تک آنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے گا۔

شادی کے موقع پر بے پردگی نہ کریں

ایسی عورتیں (بے پردہ) جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہوں، اپنی جانب مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی بالوں کو یوں سنوارتی جیسے اونٹنی کے کوہان ہو، وہ جنت میں داخل ہونا تو دور کی بات ہے جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ (صحیح مسلم)

شادیوں پر مخلوط مجالس کا اہتمام نہ کریں۔ کتنی ہی مسلمان بہنیں ہیں جو پردے کا اہتمام کرتی ہیں مگر شادی کی تقریبات میں شامل ہونے پر یوں سمجھتی ہیں کہ آج ان پر کوئی شرعی حکم نافذ نہیں۔ رسم و رواج اور دنیاوی نمود و نمائش کے لئے ہم اپنے رب کو ناراض کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیں! خوشیاں ہمیشہ خوشیاں دینے والے کو راضی کرنے سے ملتی ہیں۔

رزم گاہوں میں وفا کا وہ علمبردار تھا!

انشاء عبدالغفار شیخ

یہ ان سلاخوں کی آپ بیتی ہے جن کے حصار میں ایک مردِ حق نے عزم، استقامت اور فکر کی لازوال داستان رقم کی

میں جیل کی سلاخیں ہوں۔۔

میں وہ سرد، بے جان، آہنی سلاخیں ہوں جنہوں نے صدیوں کے ظلم، اقتدار کی سفاکی اور انسان کی بے بسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میری پیشانی پر وقت کی زنگ آلود تہیں ضرور جم گئیں، مگر میری یادداشت آج بھی زندہ ہے۔ میں آج بھی ایک ایسے مسافرِ حق کی چاپ اپنے وجود میں محفوظ کیے ہوئے ہوں، جس نے میرے سینے میں قید رہ کر بھی فکرِ انسانی کو وسعتِ افلاک عطا کی۔

وہ آیا تو اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں، مگر اس کی فکر آفاق کی وسعتوں میں پرواز کر رہی تھی۔ اس کے گرد دیواریں تھیں، مگر اس کی نگاہیں قرآن کے لامحدود افقوں کا طواف کر رہی تھیں۔ اس کا جسم میری حدود میں تھا، مگر اس کی روح عرش کے سائے میں آزادی کا نغمہ گا رہی تھی۔

وہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ تھے۔

میں نے قیدی بہت دیکھے تھے، مگر ایسا اسیر کبھی نہ دیکھا جس نے زندان کو خلوتِ علم، قید کو ریاضتِ فکر اور تنہائی کو خدمتِ قرآن کی عبادت گاہ بنا دیا ہو۔ رات جب اپنے سیاہ آنچل میں دنیا کو سلا دیتی، پہرے داروں کی چاپ مدھم پڑ جاتی، اور خاموشی میرے وجود پر اتر آتی، تب ایک چراغ لرزتی ہوئی روشنی بکھیرتا۔ اس چراغ کی لو میں ایک قلم حرکت کرتا، اور مجھے محسوس ہوتا کہ کائنات کے سکوت میں وحی کے فہم کی خوشبو گھل رہی ہے۔

وہ ساعتیں میرے لیے بھی عجب اور ناقابلِ فراموش ساعتیں تھیں۔ بیرونِ زنداں دنیا اپنی معمول کی رفتار سے رواں دواں تھی۔ مگر یہاں ایک ایسا شخص مقید تھا جس نے زمانے کی ظاہری رفتار سے بے نیاز ہو کر اپنے قلم کو اپنا رفیق بنا لیا تھا۔ جب باہر دنیا اپنے معمولات میں مصروف تھی، وہ اپنی تنہائی کو فکر و تدبر کی آماج گاہ بنائے، خاموشی کے اس حصار میں الفاظ کے چراغ روشن کر رہا تھا۔ اس کے سامنے کاغذ کے چند اوراق تھے، مگر اس کے قلم کی جنبش محض چند صفحات رقم نہیں کر رہی تھی؛ وہ ایک ایسی فکری دنیا کی بنیاد رکھ رہی تھی جس کے اثرات زنداں کی دیواروں سے کہیں آگے، آنے والی نسلوں کے اذہان و قلوب تک پہنچنے والے تھے۔ اس خاموش حجرے میں صرف ایک قیدی نہیں بیٹھا تھا، بلکہ ایک عہد اپنے آپ کو تحریر کر رہا تھا: ایک ایسی تحریر جو وقت کی گرد سے محفوظ رہ کر آنے والی نسلوں کے لیے فکری مشعل، شعور کا چراغ اور رہنمائی کا مینار بننے والی تھی۔

میں حیرت و استعجاب سے اس قلم کو دیکھا کرتی۔ یہ محض روشنائی سے الفاظ قرطاس پر ثبت کرنے والا قلم نہ تھا؛ یہ تو سوئی ہوئی امت کے ضمیر کو جھنجھوڑنے، اس کے مردہ شعور میں زندگی کی لہر دوڑانے اور اسے اس کے فراموش کردہ منصبِ خلافت سے آگاہ کرنے والا قلم تھا۔ یہ قلم صرف تفسیر رقم نہیں کرتا تھا؛ یہ قرآن کو محض تلاوت اور ثواب کی کتاب کے محدود تصور سے نکال کر زندگی کا دستور، حیات کا منشور اور انسان کے لیے رہنمائے عمل بنا رہا تھا۔ میں سوچتی رہتی کہ ایک قلم آخر اتنا موثر کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کی جنبشِ نوک سے الفاظ ہی نہیں، زمانے کے مزاج بدلنے لگیں؛ دلوں میں سوئے ہوئے سوال جاگ اٹھیں، نگاہوں کو نئی بصیرت ملے اور زندگی کے بکھرے ہوئے راستوں پر قرآن کی روشنی پھر سے دکھائی دینے لگے۔ جب وہ تفہیم القرآن کے اوراق لکھتے، میں محسوس کرتی کہ گویا ہر آیت ان کے قلب پر نئی تازگی کے ساتھ اتر رہی ہے۔ کبھی وہ دیر تک خاموش رہتے، کبھی نگاہیں بند کر لیتے، کبھی قلم رک جاتا، جیسے الفاظ بھی قرآن کے جلال کے سامنے ادب سے سر جھکا رہے ہوں۔ ان کا مقصد محض ایک کتاب لکھنا نہ تھا۔ وہ نسلوں کے باطن میں قرآن کی حرارت اتارنا چاہتے تھے۔ وہ نوجوانوں کے سوئے ہوئے ضمیر پر دستک دینا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ایک نوجوان اپنی شناخت ملازمت، شہرت یا اقتدار میں نہیں بلکہ بندگیِ رب میں تلاش کرے۔

مگر تاریخ کا المیہ یہی ہے کہ جو چراغ اندھیروں سے برسرِ پیکار ہوتا ہے، طوفان سب سے پہلے اسی کے خلاف اٹھتے ہیں۔ ان کا جرم کیا تھا؟

کیا انہوں نے تلوار اٹھائی تھی؟

نہیں۔ کیا انہوں نے نفرت کا بازار گرم کیا تھا؟

ہرگز نہیں۔ انہوں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ حاکمیتِ مطلقہ اللہ کی ہے، انسان کو اپنے رب کی طرف لوٹ آنا چاہیے، اور قرآن کو زندگی کے ہر شعبے کا رہنما بنایا جائے۔

مگر باطل ہمیشہ قلم سے خوف زدہ رہا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ تلوار ایک جسم کو زخمی کرتی ہے، مگر قلم پوری نسلوں کی تقدیر بدل دیتا ہے۔ میں گواہ ہوں!! سزا کی خبریں آئیں، مقدمات قائم ہوئے، موت کی سزا کا اعلان بھی سنایا گیا، مگر میں نے اس مردِ درویش کی پیشانی پر اضطراب کی ایک لکیر نہ دیکھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اپنی قسمت کا فیصلہ زمین کی عدالتوں سے نہیں، عرش کے فیصلوں سے وابستہ جانتے ہوں۔

بیماری نے جسم کو کمزور کیا، مگر یقین کی شمع کبھی مدھم نہ ہوئی۔ کھانا ایسا ملتا جسے دیکھ کر صحت مند آدمی بھی بے زار ہو جائے، مگر زبان پر حرفِ شکایت نہ آیا۔ تکلیف بڑھتی، مگر توکل اور بڑھ جاتا۔ تنہائی گہری ہوتی، مگر تعلق الٰہی اور روشن ہو جاتا۔ میں نے انہیں کبھی رحم کی بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں کبھی حالات سے شکست خوردہ نہیں پایا۔ میں نے صرف ایک بندۂ مومن دیکھا، جو ہر آزمائش کو اپنے رب کی طرف سے آنے والی تربیت سمجھ کر قبول کرتا تھا۔

آج میری دھات پر زنگ چڑھ چکا ہے، مگر میری یادوں پر نہیں۔ اب بھی جب ہوا میرے وجود سے ٹکراتی ہے تو مجھے وہ راتیں یاد آتی ہیں، وہ روشن چراغ یاد آتا ہے، وہ خاموش قلم یاد آتا ہے، اور وہ چہرہ یاد آتا ہے جس کی آنکھوں میں قرآن کا نور اور دل میں امت کا درد موجزن تھا۔ وقت گزر گیا، راتیں بیت گئیں، چراغ بجھ گئے، قلم خاموش ہو گیا؛ مگر ان ساعتوں کی بازگشت آج بھی میرے اندر زندہ ہے۔ میرے جسم پر خواہ زنگ کی تہیں چڑھ گئی ہوں، مگر میں نے ان راتوں کی روشنی کو اپنے حافظے سے کبھی محو نہیں ہونے دیا۔ میں آج بھی اس خاموش جدوجہد کی گواہ ہوں؛ اس قلم کی جنبش کی، جو رات کے سکوت میں امت کے بیدار ہونے کا خواب لکھتا تھا، اور اس شخص کی، جس نے تنہائی کی دیواروں کے پیچھے بھی اپنے رب کے کلام کو انسانوں کی زندگیوں تک پہنچانے کا عزم زندہ رکھا۔

میں نے سلطنتوں کے غرور کو مٹتے دیکھا ہے۔ میں نے تختوں کو الٹتے دیکھا ہے۔ میں نے جابروں کے نام مٹتے دیکھے ہیں۔ مگر میں نے یہ بھی دیکھا کہ اخلاص سے لکھی گئی سطریں لوہے کی زنجیروں سے کہیں زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔

زمانہ گزر گیا
قیدی بدلتے رہے
حکمران بدلتے رہے
قوانین بدلتے رہے
مگر میری گواہی نہیں بدلی!

میں آج بھی سرِ محشر یہ کہنے کو تیار ہوں کہ میری آغوش میں بہت سے اسیر آئے، مگر قرآن کو فکر، دعوت اور تہذیبی بیداری کا سرچشمہ بنا کر زندان کو بھی درس گاہ میں تبدیل کر دینے والا ایسا مردِ حق پھر کبھی میری سلاخوں کے درمیان نہ آیا۔

نظمِ اتحادِ ملت

قرآن ، درسگاہ و مساجد کے نام پر
ہم متحد ہوں احمد و حامد کے نام پر
اسلام کی بقا و اخوت کی بات ہے
بس آپسی خلوص و محبت کی بات ہے
ہاتھوں میں ہاتھ تھام کے شاہ و گدا اٹھے
ہر خانقاہ سے بھی وفا کی صدا اٹھے
مسلک جدا ہمارے ہیں ایمان ایک ہے
کعبہ ہمارا ایک ہے قرآن ایک ہے
دنگے فساد کی نہ کوئی بات چاہئے
امن و اماں کی چار سو سوغات چاہئے
قرآں نے بھی سکھائی ہیں باہم اخوتیں
پھر بھی ہمارے بیچ میں کیوں ہیں عداوتیں
دل میں نہ رنگ و نسل کا فخر و غرور ہو
ذکرِ خدا لبوں پہ ہو کیف و سرور ہو
کردار اپنے پیکرِ الفت میں ڈھال دیں
مومن ہیں اپنے دل سے کدورت نکال دیں
قرآن ہاتھ میں ہو دلوں میں یقین ہو
ہر صف میں اتحاد ہو ہر گھر میں دین ہو
پھر قوم خانقاہ و مدارس کے کام سے
چمکے جہاں میں ملتِ خیرالانام سے
آؤ کہ آج عہد یہ مل کر کریں سبھی
آنے نہ دیں گے آنچ بھی اسلام پر کبھی
عمران کا پیام ہے اہلِ وطن کے نام
ہو جائیں متحد تو زمانہ کرے سلام

عمران ندوی رودولی ایودھیا

اکثر والدین بچوں کے غصے پر قابو پانے میں ناکام

بچوں میں غصہ عام ہے، بہن بھائی آپس میں جھگڑتے ہیں، اسکرین ٹائم کی گھریلو پابندی پر احتجاجاً موڈ آف کرتے ہیں، ایسے میں بچوں کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ حال میں ہی کیے گئے ایک نئے سروے کے مطابق بہت سے والدین اپنے بچوں کے غصے پر قابو پانے کے لیے جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں اور کچھ کو لگتا ہے کہ وہ خود کو بچوں کے سامنے ایک اچھی مثال بنا کر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ یونیورسٹی آف مشی گن ہیلتھ چلڈرن اسپتال کی جانب سے حال میں ہی کیے گئے نیشنل سروے کے مطابق کے نتائج کے مطابق 10 میں سے 7 والدین کا خیال ہے کہ وہ بعض اوقات اپنے بچوں کے غصے کو اچھی طرح سے نہیں سنبھال پاتے، جس سے بچے اس طرزِ عمل کو جاری رکھتے ہیں۔ سروے کے نتائج میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ سات میں سے ایک والدین کا خیال ہے کہ ہم عمروں کے مقابلے میں ان کے بچوں میں غصہ زیادہ ہے اور 10 میں سے 4 کے مطابق ان کے بچوں کو غصے میں منفی نتائج بھگتنا پڑتے ہیں۔ اس حالیہ سروے کے شریک ڈائریکٹر سارہ کلارک کا کہنا ہے کہ بچے اکثر معمولی مایوسیوں پر شدید ردِعمل ظاہر کر جاتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ابھی جذباتی ضابطے کو سیکھنے کے عمل سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بچوں کو ان جذبات کا مناسب اظہار کرنے کے لئے رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ یہ رویے بچوں کے لئے سکول کے اوقات میں مسائل اور کشیدہ تعلقات کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

قاضی محمد فیاض عالم قاسمی

نکاح مرد و عورت کے درمیان ایک ایگریمنٹ کا نام ہے، یہ ایگریمنٹ استقرار اور دوام چاہتا ہے، اسی بنیاد پر نکاح کے بعد علیحدگی ناپسندیدہ عمل ہے۔ تاہم بعض دفعہ کچھ ایسی مجبوریاں پیش آجاتی ہیں کہ اس ایگریمنٹ کو ختم کرنا ضروری ہو جاتا ہے، جس کے لئے شریعت میں کئی طریقے ہیں۔

۱۔ طلاق: معاہدہ نکاح کو اگر مرد ختم کرنا چاہے تو وہ اپنی بیوی کو یوں کہہ سکتا ہے کہ میں نے آپ کو چھوڑ دیا، آپ کو طلاق دیدیا۔ اب مجھے آپ کے ساتھ رشتہ ازدواج گزارنا منظور نہیں۔ اس کے لئے عموماً طلاق کا لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سے نکاح کا معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ ایگریمنٹ بنانے کے لئے دونوں کا راضی ہونا ضروری ہوتا ہے، لیکن ایگریمنٹ کو ختم کرنے کے لئے دونوں فریق کا راضی ہونا ضروری نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اگر مرد نکاح کے معاہدہ کو ختم کرنا چاہے تو عورت راضی ہو یا نہ ہو بہرحال مرد ختم کرسکتا ہے۔ یعنی طلاق پر عورت راضی ہو یا نہیں طلاق پڑ جائے گی۔

۲۔ خلع: نکاح کے معاہدہ کو ایک نئے معاہدہ کے ذریعہ ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ خلع چوں کہ معاہدہ ہے جس میں لین دین ہوتا ہے، اس لئے دونوں میاں بیوی کا راضی ہونا ضروری ہے، جب تک دوسرا فریق راضی نہ ہو کسی بھی طرح کا معاہدہ نہیں بن سکتا ہے، تو خلع بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ چوں کہ خلع میں ایک معاہدہ (نکاح) کو ایک نئے معاہدہ (خلع) کے ذریعہ ختم کرنا ہوتا ہے اس لئے جس طرح نکاح میں مہر لازم ہو جاتا ہے اسی طرح خلع میں مہر کی معافی یا واپسی لازم ہو جاتی ہے، جس طرح مہر کے ذکر کے بغیر بھی نکاح درست ہو جاتا ہے اسی طرح خلع بھی مہر کی واپسی یا معافی کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ خلع عورت کا حق ہے، اس کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ خلع کی پہل عام طور پر عورت کی طرف سے ہوتی ہے، اور اسی کا عرف ہے بس۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس طرح مرد طلاق کے ذریعہ نکاح ختم کرسکتا ہے تو عورت بھی خلع کے ذریعہ ازخود نکاح ختم کرسکتی ہے۔ یہ اعتراض کہ مرد جب چاہے نکاح کے معاہدہ کو بیوی کی رضامندی کے بغیر بھی ختم کرسکتا ہے تو عورت ایسا کیوں نہیں کرسکتی ہے اور کیا یہ مساوات کے خلاف نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرد و زن میں مساوات فطرت کے خلاف ہے۔ اور جو لوگ مساوات کا دعویٰ کرتے ہیں وہ صرف چند چیزوں میں ہی مساوات کرتے ہیں، باقی زندگی کے ننانوے فیصد معاملات نہیں کر پاتے ہیں اور نہ یہ ممکن ہے۔ قدرت نے جس طرح مرد و عورت کی جسمانی ساخت میں فرق رکھا ہے، اسی طرح ان کی سوچ و فکر میں بھی فرق رکھا ہے۔ جذبات و خیالات میں بھی کافی فرق ہے، چال چلن، رہن سہن، کھانا پینا، پسند و ناپسند، بات چیت، شرم و حیا، آواز وغیرہ میں بھی فرق ہے۔ اس لئے سماجی لحاظ سے بھی دونوں کے کام کاج میں فرق پایا جاتا ہے، ایک مرد اگر نوکری کرتا ہے اور اچھا خاصہ کماتا ہے تو لوگ اس کو مرد کی ذمہ داری سمجھتے ہیں، لیکن اگر مرد کے بجائے عورت کمائے اور مرد گھریلو کام کاج کرے، کھانا بنائے، کپڑے وغیرہ دھونے کا کام کرے تو لوگ اس کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ خود حکومت نے بھی مرد و عورت کے لئے الگ الگ ڈپارٹمنٹ بنائے ہیں۔ ہسپتال میں خواتین کے لئے الگ وارڈ ہوتے ہیں، ریلوے میں الگ ڈبے ہوتے ہیں، بس میں الگ سیٹیں ہوتی ہیں، طہارت خانے تو ہر جگہ الگ الگ ہی بنائے جاتے ہیں، کچھ نوکریاں صرف مردوں کے لئے مخصوص ہیں، عورتیں وہ کام نہیں کرسکتی ہیں۔ اسی طرح شریعت میں بھی عورت کو بعض کاموں میں مردوں سے مختلف رکھا گیا ہے۔ جیسے ان پر جمعہ کی نماز نہیں ہے، پانچ بار مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا لازم نہیں ہے، عورت پر کسبِ معاش یعنی نوکری کرنا لازم نہیں، شوہر اور بال بچوں کا خرچہ بھی اس پر لازم نہیں ہے، بلکہ خود اس کا خرچہ باپ بھائی اور شوہر یعنی مردوں پر رکھا گیا ہے۔ اسی طرح سمجھنا چاہئے کہ نکاح کے معاہدہ کو ختم کرنے کا حق یکطرفہ عورت کو نہیں دیا گیا ہے، بلکہ شوہر کی رضامندی سے دیا گیا ہے۔ یہ عورت کے ذلت یا کمتری کی بات نہیں، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر عورتیں جذباتی ہوتی ہیں، بات بات پر ان کو غصہ آجاتا ہے، شوہر سے ذرا نوک جھونک ہوئی طلاق کا مطالبہ کرنا شروع کر دیتی ہیں، ذرا تصور کیجئے کہ اگر عوت کو طلاق کی طرح خلع کا بھی اختیار مل جائے تو شاید ہی کوئی گھر محفوظ رہ پائے۔ اس میں کوئی شک نہیں بعض عورتیں ایسی نہیں ہوتی ہیں، لیکن ضابطہ اکثریت اور عام طور پر جو رجحان پایا جاتا ہے اس کو دیکھ کر بنایا جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ جو عورت کے عمومی مزاج سے واقف ہے، اس معاملہ میں عورت کو تنہا فیصلہ لینے کا حق نہیں دیا ہے۔

۳۔ فسخ نکاح: نکاح کے معاہدہ کو قاضی کے ذریعہ ختم کرنے کو فسخ نکاح کہتے ہیں۔ اگر عورت پر ظلم ہو اور وہ نکاح کے معاہدہ کو ختم کرنا چاہے؛ لیکن مرد راضی نہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ وہ قاضی سے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی درخواست کرے، قاضی مرد کو نکاح والا معاہدہ ختم کرنے پر راضی کرے گا، اب اس میں تین شکلیں ہوں گی۔

(الف) مرد معاہدہ ختم کرنے پر راضی ہو جائے اور طلاق دیدے۔

(ب) مرد معاہدہ ختم کرنے پر راضی ہو، لیکن اس ختم پر بھی معاہدہ کرنا چاہے تو خلع کے ذریعہ نکاح ختم کیا جائے گا۔

(ج) مرد پہلی دو صورتوں پر راضی نہ ہو تو قاضی عدل کو قائم کرنے اور عورت کو ظلم سے نجات دلانے کے لئے نکاح ختم کر دے گا۔ خواہ مرد راضی ہو یا نہ ہو، قاضی اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔

۴۔ تفریق: بعض ایسی بھی شکلیں ہیں جن میں مرد و عورت دونوں کی رضامندی کے بغیر بھی نکاح ازخود ختم ہو جاتا ہے، جیسے حرمت مصاہرت، زوجین میں سے کسی ایک کی وفات وغیرہ۔ یہ بالکل اسی طرح ہے کہ قانونی اور سماجی ایگریمنٹ میں بعض ایسی دفعات بھی ہوتی ہیں جن سے ایگریمنٹ ازخود ختم ہو جاتا ہے۔ چاہے فریق راضی ہو یا نہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ایک معاہدہ ہے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی کئی شکلیں ہیں۔ طلاق، خلع، فسخ اور تفریق۔ ان میں سے صرف پہلی شکل میں مرد کو اختیار دیا گیا ہے، دوسری شکل میں عورت کا حق ہے کہ وہ خلع کا مطالبہ کرے، اور دونوں رضامندی سے نکاح ختم کرنے کا معاہدہ بنالیں۔ تیسری شکل میں عورت کا مطالبہ اور اسبابِ فسخ نکاح کا پایا جانا ضروری ہے، جس سے قاضی شریعت نکاح ختم کر دے گا، شوہر کی رضامندی ضروری نہیں، اور آخری شکل میں میاں بیوی میں سے کسی کی بھی رضامندی ضروری نہیں ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ یہاں قاضی سے مراد وہ صاحب ہیں جن کو ہندوستان جیسے ممالک میں مسلمانوں کی جم غفیر یا اس کے نمائندہ ادارے نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہو۔

مصنفہ: کنیز فاطمہ

اکثر خواتین و مرد غذا کے انتخاب میں لاپرواہی کرتے ہیں اور اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں۔ جبکہ صحت مند رہنے کے لئے مناسب غذا کا استعمال بہت ضروری ہے۔ ہمیشہ اپنی صحت کو فوقیت دیجئے اور اپنے لئے اچھی غذا کا انتخاب کیجئے۔

آپ کے لئے کیا ضروری ہے: اپنی عمر جنس، قد، وزن اور جسمانی کام کے لحاظ سے اپنی غذا کا انتخاب کریں اس کے لئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ آپ کو کتنی کیلوریز، غذا اور مشروبات کی ضرورت ہے۔

کم کھائیں: آپ جو کچھ بھی کھانا چاہتی ہیں اس کے لئے چھوٹی پلیٹ کا استعمال کریں اس طرح آپ کم مقدار میں کھائیں گی اور کم کیلوریز حاصل کریں گی۔ یہ بھی ضروری ہے کہ کھانے کو آرام آرام سے مزے لے لے کر کھائیں۔

اپنی ہڈیوں کو مضبوط بنائیں: ہڈیوں کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی غذا میں کم چکنائی والا دودھ، دہی اور پنیر شامل کریں۔ اپنی چائے یا کافی میں بھی بغیر چکنائی یا کم چکنائی والا دودھ استعمال کریں۔

سبزیاں اور پھل کھائیں: آپ کی غذا کا آدھا حصہ پھل اور سبزیوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔ دن کے وقت پھل ضرور کھائیں۔ سبزیوں میں لال، نارنجی اور ہری سبزیوں مثلاً ٹماٹر، شکرقندی، بروکولی کا انتخاب کریں۔

زیادہ پانی پیئیں: وزن کو قابو میں رکھنے کے لئے پانی اور کم کیلوریز والے مشروبات لیں۔ اپنے ساتھ پانی کی بوتل رکھیں تا کہ کسی وقت بھی پیاسا نہ رہنا پڑے۔

فائبر والی غذا لیں: اپنی غذا میں ثابت اناج جیسے براؤن رائس، بھوسی والے آٹے کی روٹی شامل کریں۔ فائبر والی چیزوں سے پیٹ بھرا رہتا ہے اور پوری غذائیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

اپنی غذا کے بارے میں معلومات رکھیئے: اچھی غذا حاصل کرنے کے لئے اس کے اجزاء کے بارے میں پوری معلومات ہونا ضروری ہے۔ ڈبے میں پیک یا کھلی ہوئی غذاؤں کو استعمال کرنے سے پہلے ان کے غذائی اجزاء ضرور دیکھ لیں۔ تاکہ وہی غذا استعمال کریں جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

مضر صحت غذاؤں سے گریز کریں: اپنی غذا سے کیلوریز کم کرنے کے لئے فیٹس اور شکر والی غذاؤں کو کم کریں۔ کم چکنائی والا گوشت کھائیں بھیک،، بسکٹ، آئس کریم اور مٹھائیاں کم سے کم کھائیں۔

گھر کا کھانا کھائیں: گھر پر کم چکنائی، نمک اور شکر والا کھانا بنا کر کھائیں۔ جب زیادہ تر کھانا گھر پر بنے گا تو اس کی غذائیت پر بھی خاص دھیان دیا جاسکتا ہے۔ اور آپ اپنے لئے بہتر غذا کا انتخاب کرسکیں گے۔ اس بات کا بھی دھیان رکھیں کہ کون سی غذا آپ کے لئے صحت بخش رہے گی جیسے مرغی کو تلنے کے بجائے روسٹ کر کے کھانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

چاق و چوبند رہیں: ہفتے میں کم از کم ڈھائی گھنٹے جسمانی طور پر ایکٹو رہنا ضروری ہے۔ جاگنگ، سائیکلنگ یا واک ضرور کریں۔ ایسی ورزش کریں جس سے مسلز میں کھنچاؤ ہو۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ہندستان سویٹزرلینڈ لیفٹا کے ذریعے ہندستان میں اگلے 15 برسوں میں 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری اور 10 لاکھ براہ راست روزگار کا ہدف: مودی

نئی دہلی، 5 اکتوبر (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندستان اور یورپی ممالک کی تنظیم کے درمیان آزادانہ تجارت اور اقتصادی شراکت داری کے معاہدے لیفٹا کے تحت اگلے 15 برسوں میں ہندستان میں 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری اور 10 لاکھ براہ راست روزگار کے ہدف کو پورا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ سرمایہ کاری، جدت طرازی، روزگار اور مشترکہ خوشحالی کے لیے ایک بلند نظر خاکہ ہے۔ ہندستان کے دورے پر آئے سویٹزرلینڈ کے صدر گائے پارملین کے ساتھ پیر کے روز یہاں دوطرفہ بات چیت کے بعد مشترکہ بیان میں مسٹر مودی نے کہا کہ ہندستان اور سویٹزرلینڈ نے ہندستان کی برآمدات کے لیے سویٹزرلینڈ میں مارکیٹ تک رسائی بڑھانے اور دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لیے کئی اہم فیصلے کیے ہیں۔ اس سے ہندستان کی زراعت، دوا، ٹیکسٹائل اور انجینئرنگ کے سامان کی برآمدات کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ ساتھ ہی بائیوٹیکنالوجی، لائف سائنسز، بینکنگ، انشورنس، فوڈ

پروسیسنگ اور پائیدار ترقی جیسے شعبوں میں نئی سوئس سرمایہ کاری کو راغب کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک نے فوجی تبادلوں اور دفاعی پیداوار میں تعاون کے نئے امکانات کی نشاندہی کی ہے۔ ایٹمی توانائی میں تعاون کو مزید مضبوط کرنے پر بھی اتفاق ہوا ہے۔ ٹرانسپورٹ، نقل وحمل اور بنیادی ڈھانچے پر بھی معاہدہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندستان اور سویٹزرلینڈ صحت، صاف ستھری توانائی اور خلائی تحقیق جیسے ترجیحی شعبوں میں نئے مشترکہ تحقیقاتی پروجیکٹ شروع کریں گے۔ ہندستان کے سائنس پر مبنی اسٹارٹ اپس کی صلاحیت بڑھانے کے لیے زیورخ یونیورسٹی کے ساتھ ہونے والے معاہدے کا بھی انہوں نے خیر مقدم کیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہجرت اور نقل وحمل کی شراکت داری اور نوجوان پیشہ ور افراد سے متعلق معاہدوں سے ہندستان کے طلبہ، محققین، پیشہ ور افراد اور نوجوانوں کے لیے سویٹزرلینڈ میں نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان اور سویٹزرلینڈ عالمی امن اور استحکام کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یوکرین اور مغربی ایشیا سمیت مختلف خطوں میں ہندستان امن کی سمت میں کی جانے والی ہر معنی خیز کوشش کی حمایت کرتا رہا ہے۔ انہوں نے عالمی چیلنجوں کے حل کے لیے عالمی اداروں میں اصلاحات کو بھی ضروری قرار دیا۔

کرناٹک میں اب تک فارم 7 کے اعتراضات کی بنیاد پر کسی ووٹر کا نام حذف نہیں کیا گیا: چیف الیکٹورل آفیسر

بنگلورو، 5 اکتوبر (یواین آئی) کرناٹک کی انتخابی فہرستوں سے مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر نام حذف کیے جانے کے معاملے پر جاری سیاسی تنازع کے درمیان ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسر وی انبوکمار نے پیر کو کہا کہ اب تک محض فارم 7 کے ذریعے اعتراض دائر کیے جانے کی بنیاد پر ایک بھی ووٹر کا نام حذف نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جان بوجھ کر غلط اعلانات کرنے والوں کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ انبوکمار نے کہا کہ نام حذف کرنے کے لیے دائر کیے گئے ہر فارم 7 کے اعتراض کو مقررہ طریقہ کار سے گزرنا ہوتا ہے، جس میں اعتراض کنندہ اور متعلقہ ووٹر، دونوں کو نوٹس دینا، دستاویزات کی جانچ اور الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر (ای آر او) کے سامنے سماعت شامل ہے۔ اس کے بعد ہی ای آر او کسی فیصلے پر پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے ریاست بھر کے ضلعی انتخابی افسران اور ای آر اوز کے ساتھ ویڈیو کانفرنس کے بعد کہا کہ ''اب تک صرف اعتراض دائر کیے جانے کی وجہ سے کسی بھی ووٹر کا نام مسودہ انتخابی فہرست سے حذف نہیں کیا گیا ہے۔'' یہ وضاحت حکمران کانگریس کے ان الزامات کے درمیان اہمیت رکھتی ہے کہ انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران حقیقی ووٹروں کو نشانہ بنانے کے لیے فارم 7 کی درخواستوں کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ 4 اکتوبر تک فارم 7 کی 278,91 درخواستیں موصول ہوئی ہیں، تاہم اس تعداد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اتنی ہی تعداد میں ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اعتراض کو ثابت کرنا ضروری ہے۔ تحقیقات اور سماعت کے بعد ہی ای آر او یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کسی نام کو حذف کیا جائے یا نہیں۔'' انبوکمار نے بتایا کہ ای آر اوز کو خصوصی طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ وہ رجسٹریشن آف الیکٹورز رولز، 1960 کے قاعدہ 20 کے تحت غلط اعلانات کے الزامات کی جانچ کریں اور جہاں کسی شخص کے بارے میں یہ ثابت ہو کہ اس نے جان بوجھ کر غلط بیان دیا ہے، وہاں عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 31 کے تحت کارروائی شروع کریں۔

بنگلورو کانگریس کا ملسورم کے ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے فارم-7 کے غلط استعمال کا الزام

بنگلورو، 5 اکتوبر (یواین آئی) کرناٹک میں بنگلورو کے ملسورم اسمبلی حلقے میں ووٹر لسٹ کی 'خصوصی گہری نظر ثانی' (ایس آئی آر) کو لے کر کانگریس کے رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ کئی دہائیوں سے ایک ہی پتے پر رہنے والے ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے 'فارم-7' کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ کانگریس کے مقامی رہنما انوپ ایانگر نے الزام لگایا کہ صوبیدار پالیا اور دیگر وارڈوں میں ووٹروں کے خلاف متعدد 'فارم-7' درخواستیں داخل کی گئی ہیں، جن میں انہیں ''مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل'' ہونے والا بتایا گیا ہے، جبکہ وہ آج بھی انہی پتوں پر رہ رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ درخواستیں ووٹر لسٹ سے ووٹروں کے نام حذف کرنے کی کوشش کا حصہ ہیں اور دعویٰ کیا کہ انتخابی حلقے کے مختلف وارڈوں میں ایسے کئی معاملات سامنے آئے ہیں۔ مسٹر ایانگر نے الزام لگایا کہ ''ہمارے پاس فارم-7 کی درخواستیں موجود ہیں۔ جن لوگوں کے خلاف یہ درخواستیں داخل کی گئی ہیں،

مودی حکومت نے معیشت کو تباہ کر کے سرمایہ کاروں کا بھروسہ توڑ دیا ہے: کانگریس

نئی دہلی، 5 اکتوبر (یواین آئی) کانگریس نے مودی حکومت پر ملک کی معیشت برباد کرنے اور سرمایہ کاروں کا بھروسہ توڑنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کمزور ہوتے روپے اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی فروخت روکنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے شیئر مارکیٹ میں عام سرمایہ کاروں کو نقصان ہو رہا ہے۔ کانگریس کے ترجمان شکتی سنگھ گوہل نے پیر کے روز یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت میں ملک کا ہر شہری پریشان ہے۔ نوجوان، کسان یا چھوٹا تاجر سب پریشان ہیں۔ قرض سے پریشان کسان اور نوجوان ہر دن خودکشی کر رہے ہیں۔ لاکھوں عہدے خالی پڑے ہیں لیکن بھرتیاں نہیں کی جا رہی ہیں۔ جہاں ویکینسی نکلتی بھی ہے وہاں پیپر لیک ہو جاتا ہے اور حکومت کے پسندیدہ لوگوں کو اس کا فائدہ ملتا ہے۔ مسٹر گوہل نے کہا کہ 1991 میں جب کانگریس کی حکومت بنی تھی تب ملک کی معیشت شدید بحران میں تھی اور اس وقت ملک کا سونا باہر گروی رکھا گیا تھا۔ اس وقت ڈاکٹر منموہن سنگھ وزیر خزانہ تھے اور انہوں نے ہندستان کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اقتصادی اصلاحات کی شروعات کی۔ غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (ایف آئی آئی) کو ہندستانی مارکیٹ میں آنے کا راستہ دیا جس سے ملک میں غیر ملکی سرمایہ آنے لگا اور معیشت کو مضبوطی ملی۔ آج صورتحال اس کے برعکس ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار ہندستانی مارکیٹ سے اپنا پیسہ نکال رہے ہیں۔ اس سال اب تک مسلسل ایف

آئی آئی کی فروخت اور منفی رجحان کی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تو اب ایسا کیوں ہو رہا ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی اس پر جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے شیئر مارکیٹ کو لے کر بڑے بڑے دعوے کیے اور لوگوں سے اس میں پیسہ لگانے کی اپیل کی تھی۔ جس دن شیئر مارکیٹ کے اوپر جانے کی بات کہی گئی تھی اس دن سینسیکس 836,85 پر تھا لیکن 29 ستمبر 2026 کو یہ گر کر تقریباً 500,72 پر آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے عوام کے لگائے گئے سرمائے کی قدر گھٹ گئی اور اس کے اوپر لوگوں کو ٹیکس بھی دینا پڑا۔ مسٹر گوہل نے کہا کہ جب ڈاکٹر منموہن سنگھ وزیر اعظم بنے تب پوری دنیا میں کساد بازاری تھی لیکن اس کا اثر ہندستان پر نہیں پڑنے دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یو پی اے کے دور حکومت میں عالمی کساد بازاری کے باوجود سینسیکس میں تقریباً 398 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج روپیہ کمزور ہو کر فی ڈالر 100 کے قریب پہنچ رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وزیر اعظم اس پر خاموش کیوں ہیں اور غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کار ہر دن پیسہ نکال کر کیوں جا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ جب کانگریس حکومت کے وقت خام تیل کی قیمت 140 ڈالر فی بیرل تھی، تب بھی پیٹرول و ڈیزل اتنا مہنگا نہیں تھا، تو آج ایتھنول اور ملاوٹ کے باوجود ایندھن کی قیمت اتنی زیادہ کیوں ہے؟ الیکشن کمیشن کے حوالے سے بھی انہوں نے حکومت پر نشانہ لگایا اور کہا کہ الیکشن جیتنے کے لیے قانون میں تبدیلی کی گئی اور چیف جسٹس کو باہر کر کے امت شاہ کو شامل کیا گیا اور گیانیش کمار کو الیکشن کمیشن میں بٹھایا گیا۔ انہوں نے اب بی جے پی کو جتانے کے لیے پوری طاقت لگا دی، لیکن اس کے باوجود لوگوں نے اپنی آواز اٹھائی۔ کانگریس کے ترجمان نے سپریم کورٹ کے سابق جج نریمن کے حوالے سے کہا کہ تقریباً 90 لاکھ ووٹرز ووٹ کے حق سے محروم ہوئے اور اس کے باوجود سپریم کورٹ کو خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) روکنے کے لیے یہ کافی نہیں لگا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ کٹنے کے خلاف اپیل کرنے والوں میں 93 فیصد لوگوں کے ووٹ جائز نکلے۔

مدراس ہائی کورٹ نے خواتین کے لیے تمل ناڈو حکومت کی مفت بس سفر اسکیم کے خلاف درخواست خارج کر دی

چنئی، 5 اکتوبر (یواین آئی) مدراس ہائی کورٹ نے پیر کے روز تمل ناڈو کے ای روڈ شہر کی ایک نجی بس آپریٹر کی اس درخواست کو خارج کر دیا جس میں تمل گا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) حکومت کی ویٹری پینم اسکیم کو غیر آئینی قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس اسکیم کے تحت خواتین کو مفت بس سفر کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ عدالت نے درخواست گزار کی جانب سے درخواست واپس لینے کی بنیاد پر یہ حکم جاری کیا۔ وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے گاندھی جینتی کے موقع پر 2 اکتوبر کو ویٹری پینم اسکیم کا آغاز کیا تھا۔ یہ اسکیم گزشتہ ڈی ایم کے حکومت کے دوران شروع کی گئی وڈیال پینم اسکیم کی ہی ایک توسیعی شکل ہے۔ اس سے پورے تمل ناڈو میں روزانہ 695,12 عام، ایل ایس ایس اور ایکسپریس بسوں میں اضافی 84. 32 لاکھ خواتین کو فائدہ مل رہا ہے۔ یہ درخواست نجی بس آپریٹر این کلامنی نے دائر کی تھی۔ ان کا موقف تھا کہ اس اسکیم سے نجی بس آپریٹرز کو شدید مالی نقصان ہوگا اور وہ اپنا کاروبار بند کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ دلیل بھی دی کہ خواتین کو بغیر کرایہ دیے سفر کرنے کی اجازت دینا مساوات کے آئینی اصول کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزار نے اپنی عرضی میں کہا کہ حکومت نے اس اسکیم پر سالانہ تقریباً 000,6 کروڑ روپے کے اخراجات کا ذکر کیا ہے، لیکن نجی بس آپریٹرز کو بھی ایسا ہی معاوضہ دینے اور اس اسکیم میں نجی بسوں کو شامل کرنے کے ان کے مطالبے کو مسترد کر دیا ہے۔ درخواست میں یہ دلیل بھی دی گئی ہے کہ یہ اسکیم اسمبلی میں رول 110 کے تحت وزیر اعلیٰ کے اعلان کی بنیاد پر نافذ کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں کوئی سرکاری حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔ درخواست میں اسکیم کو غیر آئینی قرار دینے اور معاملہ طے پانے تک اس کے نفاذ پر عبوری اسٹے لگانے کی مانگ کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ فیڈریشن آف بس آپریٹرز ایسوسی ایشنز آف تمل ناڈو کی جانب سے وزیر اعلیٰ سے نجی بس آپریٹرز تک اسکیم کو وسعت دینے کی درخواست بھی بے نتیجہ رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف سرکاری بسوں میں ہی اس اسکیم کو نافذ کرنے سے نجی بس مالکان کو بڑا نقصان ہوگا اور وہ اپنا کاروبار سمیٹنے پر مجبور ہوں گے۔ جب یہ معاملہ چیف جسٹس سُشرُت اروند دھرمادھیکاری اور جسٹس جی ارل مُروگن کی فرسٹ بنچ کے سامنے آیا، تو ریاستی حکومت نے دلیل دی کہ وزیر اعلیٰ کے اسمبلی میں کیے گئے اعلان کی بنیاد پر ہی اس اسکیم کی شروعات کی گئی ہے۔ بنچ نے سوال اٹھایا کہ ای روڈ میں صرف دو روٹس پر بسیں چلانے والی ایک نجی بس آپریٹر پورے تمل ناڈو میں نافذ کی جا رہی اسکیم کو چیلنج کیسے کر سکتی ہے۔ بنچ نے یہ بھی تبصرہ کیا کہ پوری اسکیم کو چیلنج کرنے والی درخواست کو مفاد عامہ کی عرضی نہیں مانا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے درخواست گزار کو قانون کے تحت دستیاب دیگر قانونی راستے اختیار کرنے کی چھوٹ دے دی۔

راہل نے مدھیہ پردیش میں اساتذہ کی بھرتی کی آسامیوں میں اضافہ اور دوسرے مرحلے کی کونسلنگ شروع کرنے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، 5 اکتوبر (یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو کو خط لکھ کر

زمرہ-2 اور زمرہ-3 اساتذہ کی بھرتی میں آسامیوں کی تعداد بڑھانے اور دوسرے مرحلے کی کونسلنگ جلد شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے 29 ستمبر کو مسٹر یادو کو تحریر کردہ خط پیر کو جاری کیا، جس میں انہوں نے لکھا کہ اندور میں 'طلبہ کی گونج' پروگرام کے دوران اساتذہ کے امیدواروں نے زمرہ-2 اور زمرہ-3 کی بھرتی میں آسامیوں میں اضافے کا معاملہ اٹھایا تھا۔ انہوں نے لکھا کہ مدھیہ پردیش کے سرکاری اسکولوں میں پہلے ہی ایک لاکھ سے زیادہ اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں، جس کا براہ راست اثر بچوں کی تعلیم پر پڑ رہا ہے۔ اس کے باوجود اساتذہ کی بھرتی-2025 میں زمرہ-3 کی صرف 13089 اور زمرہ-2 کی صرف 10800 آسامیوں پر بھرتی نکالی گئی ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ نوجوان امیدواروں کا مطالبہ ہے کہ اساتذہ کی بھرتی میں آسامیوں کی تعداد بڑھائی جائے، تاکہ بچوں کو بہتر تعلیم حاصل ہو سکے اور ہزاروں نوجوانوں کو مستقل ملازمت مل سکے۔ کئی امیدواروں نے امتحان میں اچھے نمبر حاصل کیے ہیں اور کئی مہمان اساتذہ کے طور پر پڑھا رہے ہیں، لیکن محدود آسامیوں کی وجہ سے وہ مستقل ملازمت سے محروم ہیں اور انتظار کرتے کرتے کئی امیدوار عمر کی حد کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنی بات حکومت تک پہنچانے کے لیے اساتذہ کے امیدوار احتجاج اور بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں، لیکن ان کی بات سننے کے بجائے حکومت انہیں نوٹس بھیج کر ڈرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے درخواست کی کہ احتجاج کرنے والے امیدواروں کو بھیجے گئے نوٹس فوری طور پر واپس لیے جائیں اور ان کے نمائندوں سے ملاقات کر کے ان کی بات سنی جائے۔ انہوں نے زمرہ-2 اور زمرہ-3 اساتذہ کی بھرتی میں آسامیوں میں اضافہ کرنے اور دوسرے مرحلے کی کونسلنگ جلد شروع کرنے کا مطالبہ کیا۔

راہل نے خواتین اور خاتون صحافیوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی پر دہلی پولیس اور مرکزی وزیر داخلہ کو نشانہ بنایا

نئی دہلی، 5 اکتوبر (یواین آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے دہلی میں حالیہ مظاہروں کے دوران خواتین اور خاتون صحافیوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی پر دہلی پولیس اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو نشانہ بنایا ہے۔ مسٹر گاندھی نے سوشل میڈیا کے ذریعے کہا کہ دہلی میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، اس کا ایک ہی پیٹرن ہے 'جو خاتون سوال پوچھے، اسے خاموش کرا دو'۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جنتر منتر پر سینکڑوں لوگوں کو تحویل میں لیا گیا اور خاتون مظاہرین نے مرد پولیس اہلکاروں کی جانب سے بدسلوکی کے الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خاتون صحافیوں کے کیمرے چھینے گئے اور انہیں گھسیٹا گیا۔ حالیہ جنتر منتر مظاہرے کے دوران تین خاتون صحافیوں نے پولیس اہلکاروں پر جنسی ہراسانی کے الزامات عائد کیے ہیں، جن کی شکایتیں دہلی پولیس نے تحقیقات کے لیے کرائم برانچ کو بھیج دی ہیں۔ مسٹر گاندھی نے ساکیت تھانے سے متعلق پرانے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے پورا سی سی ٹی وی فوٹیج عام کرنے اور قصوروار پولیس اہلکاروں پر فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے شاہین، نفیسہ سمیت مبینہ متاثرین کو انصاف فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مسٹر شاہ سے سوال کیا، ''آپ اور آپ کی پولیس خواتین سے ڈرتی کیوں ہے؟'' غور طلب ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبے پر دہلی کے مختلف علاقوں میں مسلسل احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔

پریس کلب نے جنتر منتر پر مظاہرے کے دوران صحافیوں سے بدسلوکی کی مذمت کی

نئی دہلی، 5 اکتوبر (وس)۔ پریس کلب آف انڈیا (پی سی آئی) نے دہلی کے جنتر منتر پر ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر جاری مظاہروں کے دوران صحافیوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کی سخت مذمت کی ہے۔ پی سی آئی نے شکایات پر فوری کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاجی مقام کے آس پاس انٹرنیٹ سروس معطل کیے جانے پر بھی تنقید کی۔ کلب نے کہا کہ جمہوریت میں من مانے طریقے سے اطلاعات کی ترسیل روکنا ناقابل قبول ہے۔ معاملے کی حساسیت کے پیش نظر دہلی پولیس نے پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے میں موصول ہونے والی شکایات کی تحقیقات کرائم برانچ کے حوالے کر دی ہیں۔ خصوصی تفتیشی ٹیم جائے وقوعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج، صحافیوں اور عینی شاہدین کی ویڈیوز کے علاوہ ڈیوٹی پر تعینات اہلکاروں کے ریکارڈ کا بھی جائزہ لے گی۔ اس سے قبل ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر کے خلاف طلبہ تنظیموں، کارکنوں اور صحافیوں نے اتوار کی رات بھر پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کے باہر دھرنا دیا، جس کے بعد آج صبح سے علاقے میں سکیورٹی فورسز کی تعداد بڑھا دی گئی۔ اپوزیشن جماعتوں اور شہری تنظیموں کا الزام

ہے کہ ایس آئی آر کے عمل کے تحت بڑی تعداد میں اہل ووٹروں کے نام فہرست سے حذف کیے گئے ہیں، تاہم الیکشن کمیشن نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ قواعد کے تحت صرف ضروری ترامیم کی جا رہی ہیں۔ احتجاج کے دوران عام آدمی پارٹی کی رہنما آتشی، سوربھ بھاردواج، اے آئی ایس اے کی قومی صدر نیہا بورا، کارکن یوگیندر یادو اور سینئر وکیل پرشانت بھوشن سمیت کئی اہم کارکنوں اور مظاہرین کو حراست میں لیا گیا۔ اس دوران جنتر منتر پر بہت دپولیس اہلکاروں کے یونیفارم پر نیم ٹیگ نہ لگانے کو لے کر بھی ایک نیا تنازعہ سامنے آیا ہے۔ حکام کے مطابق 20 جولائی کے احتجاج کے بعد سوشل میڈیا پر پولیس اہلکاروں اور ان کے اہل خانہ کو نشانہ بنانے اور ٹرولنگ سے بچانے کے لیے یہ احتیاطی قدم اٹھایا گیا تھا۔ تاہم مظاہرین اور قانونی ماہرین نے پولیس کے اس اقدام کو شفافیت اور جواب دہی کے اصولوں کے منافی قرار دیا ہے۔

ایئرفورس ڈے پر سوریہ کرن کا ہوگا مظاہرہ

جودھپور، 5 اکتوبر (وس)۔ جودھپور میں جاری فضائیہ کی جنگی مشق ترنگ شکتی کے دوران 8 اکتوبر کو ایئرفورس ڈے کے موقع پر جودھپور ایئرفورس اسٹیشن پر ایروبیٹک ٹیم کا ایئر شو بھی منعقد ہوگا۔ سوریہ کرن ٹیم اپنے 9 ہاک جیٹ طیاروں کے ساتھ آسمان میں مختلف فارمیشنز اور ایروبیٹک کرتب دکھائے گی۔ اس کے ساتھ تیجس اور سکھوئی بھی اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گے۔ اس سے ایک روز قبل 7 اکتوبر کو ایئربیس پر فل ڈریس ریہرسل ہوگی۔ فضائیہ کے یوم تاسیس کی تقریب میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے بھی شرکت کرنے کا امکان ہے۔ ایروبیٹک شو دیکھنے کے لیے این سی سی کیڈٹس اور اسپیشل اسکول کے بچوں کو بھی مدعو کیے جانے کا امکان ہے۔ سوریہ کرن کا ایئر شو تقریباً 25 سے 30 منٹ کا ہوتا ہے۔ ترنگ شکتی کے دوران ہر روز مختلف ممالک کے جنگی طیارے جودھپور سمیت پوری مغربی سرحد پر پرواز کر رہے ہیں۔ ان سب کے درمیان بہتر تال میل اور ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ فضائیہ نے اسے 'پاور آف پارٹنرشپ' کا نام دیا ہے۔

بھارت-یورپی یونین ایف ٹی اے پر جلد اتفاق کی امید، مشترکہ بازار سے اقتصادی مواقع میں اضافہ ہوگا: مِکّو کیوِی کوسکی

نئی دہلی، 5 اکتوبر (وس)۔ ہندوستان اور یورپی یونین (ای یو) کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر بات چیت مثبت سمت میں آگے بڑھ رہی ہے اور باقی ماندہ تکنیکی و ضابطہ جاتی مسائل پر جلد اتفاق رائے بننے کی امید ہے۔ ہندوستان میں فن لینڈ کے نومنتخب سفیر مِکّو کیوِی کوسکی نے کہا ہے کہ ضروری قانونی جائزے اور دونوں فریقوں کی پارلیمانوں سے منظوری کے بعد یہ معاہدہ نافذ ہو سکے گا۔ امید ہے کہ اس سال کے آخر تک معاہدہ طے پا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایف ٹی اے ہندوستان اور یورپ کے تقریباً دو ارب لوگوں کے لیے ایک بڑی مشترکہ منڈی تیار کرے گا اور عالمی غیر یقینی صورت حال کے درمیان دونوں فریقوں کے درمیان اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا۔ ہندوستان میں فن لینڈ کے نومنتخب سفیر مِکّو کیوِی کوسکی نے پیر کو چانکیہ پوری میں واقع فن لینڈ کے سفارت خانے میں اپنی پہلی باضابطہ پریس کانفرنس میں کہا کہ ایف ٹی اے کے ساتھ ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان سرمایہ کاری کے تحفظ کے معاہدے (آئی پی اے) اور جغرافیائی اشاریے (جی آئی) سے متعلق معاملات پر بھی متوازی طور پر بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان معاہدوں سے تجارت اور سرمایہ کاری کے لیے زیادہ محفوظ اور شفاف ماحول پیدا ہونے کی امید ہے۔ عالمی سپلائی چین میں مسلسل آنے والی تبدیلیوں کے درمیان ہندوستان اور یورپی یونین ایک دوسرے کو قابل اعتماد اقتصادی شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ایف ٹی اے کے نافذ ہونے سے ہندوستان کی تقریباً 1.5 ارب اور یورپ کے 27 ممالک کے 50 کروڑ سے زائد لوگوں کے لیے نئے اقتصادی مواقع پیدا ہوں گے۔ کیوِی کوسکی نے ہندوستان اور فن لینڈ کے اقتصادی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اشیا اور خدمات کی موجودہ تجارت تقریباً تین ارب امریکی ڈالر کی ہے۔ دونوں ممالک نے 2030 تک اسے دوگنا کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے فن لینڈ کی قیادت کے ساتھ اعلیٰ سطحی بات چیت کے دوران تجارت کو دوگنا کرنے سے آگے بڑھ کر مزید بلند حوصلہ اہداف مقرر کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ایف ٹی اے کے حوالے سے مثبت ماحول کے درمیان فن لینڈ کی نئی اور درمیانے درجے کی کمپنیاں ہندوستانی بازار میں سرمایہ کاری، مینوفیکچرنگ اور شراکت داری کے امکانات تلاش کر رہی ہیں۔

چیک باؤنس معاملے میں راج پال یادو کو سپریم کورٹ کی پھٹکار، آج تک کا آخری موقع

نئی دہلی، 5 اکتوبر (وس)۔ سپریم کورٹ نے چیک باؤنس کے معاملے میں اداکار راج پال یادو کو 6 اکتوبر تک شکایت کنندہ کو رقم ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ چیف جسٹس جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے راج پال یادو کے رویے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس غرور کو اس کی صحیح جگہ دکھانا ضروری ہے۔ آپ کی جگہ جیل میں ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ وہ ان کی عرضی خارج کر سکتی تھی، لیکن شکایت کنندہ کو اس کی رقم مل سکے، اس لیے انہیں یہ آخری موقع دیا جا رہا ہے۔ معاملے کی اگلی سماعت بدھ کو ہوگی۔ یہ معاملہ سال 2010 کا ہے، جب راج پال یادو نے اپنی فلم 'اتا پتا لاپتا' کی تیاری کے لیے دہلی کی ایک کمپنی 'مرلی پروجیکٹس' سے تقریباً 5 کروڑ روپے قرض لیا تھا۔ اس کی ادائیگی کے لیے دیے گئے سات چیک باؤنس ہو گئے تھے۔ سود سمیت اب یہ مجموعی متنازع رقم تقریباً 7.5 کروڑ روپے ہو چکی ہے۔ اس معاملے میں آج جب عدالت میں سماعت ہوئی تو راج پال یادو کے وکیل نے عدالت میں صرف 50 لاکھ روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ پیش کیا۔ اس پر عدالت نے سخت پھٹکار لگاتے ہوئے انہیں کل تک کا وقت دیا اور معاملے کی اگلی سماعت بدھ یعنی 7 اکتوبر کو پہلی فہرست میں کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس طرح اگر راج پال یادو کل تک ادائیگی کی شرائط پوری نہیں کرتے ہیں تو دہلی ہائی کورٹ کی جانب سے سنائی گئی تین ماہ کی جیل کی سزا کے تحت انہیں خود سپردگی کرنا پڑ سکتی ہے۔ اس سے قبل 15 ستمبر کو سپریم کورٹ نے راج پال یادو کو 5 کروڑ روپے جمع کرنے کے لیے دو ہفتے کا اضافی وقت دیا تھا اور اس کی آخری تاریخ 5 اکتوبر مقرر کی تھی۔ عدالت نے کہا تھا کہ 5 کروڑ روپے جمع کرنے کا یہ آخری موقع ہوگا۔

مایاوتی نے آکاش آنند کو پھر بڑی ذمہ داری سونپی، قومی کوآرڈینیٹر مقرر

لکھنؤ، 5 اکتوبر (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے اپنے بھتیجے آکاش آنند کو پارٹی میں ایک بار پھر اہم ذمہ داری سونپتے ہوئے انہیں بی ایس پی کا نیشنل کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے۔ محترمہ مایاوتی نے پیر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سلسلہ وار پوسٹس میں کہا کہ جیسا کہ سبھی جانتے ہیں، بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اور ان کے عظیم پیروکار مانیہ ور شری کانشی رام نے ملک بھر میں بہوجن مفاد کے لیے زبردست قربانیاں دیں، زندگی بھر سخت جدوجہد کی اور اعلیٰ نظریات قائم کیے، جو ہمیشہ تحریک کا ذریعہ رہے ہیں۔ انہی اصولوں پر چل کر بی ایس پی نے ملک کی سیاست میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کی ہیں اور اب خاص طور پر آئندہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے پیش نظر تمام طبقات کے ساتھ جوش و خروش سے بھرپور تیاری بھی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''یہاں یہ بھی کہنا ضروری ہے کہ میرا ذاتی خاندان نہیں بلکہ پورا 'بہوجن سماج' ہی میرا وسیع خاندان ہے اور اس کا مفاد اور فلاح میرے لیے سب سے زیادہ اہم ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور خاص طور پر پارٹی میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے میں نے گزشتہ کچھ دنوں میں کئی سخت فیصلے بھی لیے ہیں اور اس معاملے میں میرے اپنے بھائی، بہن اور ان کے خاندان کے افراد بھی کبھی مستثنیٰ نہیں رہے ہیں، جو سب کے سامنے ہے۔'' بی ایس پی صدر نے کہا کہ ویسے تو شری آکاش آنند کی شخصیت پارٹی میں کافی حد تک اچھی رہی ہے، لیکن گزشتہ دنوں ان سے متعلق کچھ ایسے اسباب بھی رہے، جن کی وجہ سے پارٹی تنظیم میں کئی مرتبہ کچھ ضروری تبدیلیاں کرنا پڑیں اور بالآخر مسٹر آکاش آنند کے سسر اشوک سدھارتھ کو سیاست سے سبکدوش ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد سے لوگ شری آکاش آنند کی شخصیت اور کام کرنے کے انداز وغیرہ میں کافی تبدیلیاں بھی دیکھ رہے ہیں، جس کا خاص ثبوت حال ہی میں پارٹی میں واپسی کے لیے سوشل میڈیا 'ایکس' پر ان کی جانب سے کی گئی ایک پوسٹ بھی ہے، جس پر کافی بحث ہوئی ہے۔

سماجوادی پارٹی کا ایودھیا میں زبردست احتجاج، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا کیا مطالبہ

ایودھیا: 5 اکتوبر (نامہ نگار) سماج وادی پارٹی کے کارکنوں نے پیر کو ایودھیا میں زبردست احتجاج کیا، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور ووٹر لسٹ اور انتخابی عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ ایس پی کارکنوں کی بڑی تعداد نے گاندھی پارک سے کچہری تک مارچ نکالا۔ گاندھی کے مجسمہ پر پھول چڑھانے کے بعد ایم پی اودھیش پرساد نے ضلع اور میٹروپولیٹن کے ذریعہ منعقدہ مارچ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف نعرے لگائے اور ان کا پتلا نذر آتش کیا۔ ایس پی لیڈران نے الزام لگایا کہ ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے نام پر ووٹروں کے حقوق کو متاثر کیا جا رہا ہے۔ پارٹی نے انتخابی عمل میں شفافیت اور ووٹر لسٹ سے متعلق معاملات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد ایس پی کارکنوں نے کلکٹریٹ گیٹ پر سٹی مجسٹریٹ کے توسط سے صدر جمہوریہ کے نام منسوب میمورنڈم سونپا۔ اس موقع پر ایم پی اودھیش پرساد نے چیف الیکشن کمشنر پر سنگین الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ جس طرح رام مندر کے لیے چندہ کو لے کر سوالات اٹھ رہے ہیں، اسی طرح ووٹ چوری کا معاملہ بھی سامنے آ رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر ووٹ چوری کرنے کے لیے بی جے پی کے ساتھ ملی بھگت کر رہے ہیں۔ اودھیش پرساد نے چیف الیکشن کمشنر کو ان کے عہدے سے ہٹانے یا خود مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔ سابق وزیر تیج نارائن پانڈے (پون پانڈے) نے کہا کہ ووٹر لسٹ جمہوری نظام کی بنیاد ہے۔ اگر کسی اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ سے نکال دیا جائے تو اس کا ووٹ کا حق براہ راست متاثر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن انتخابی عمل اور ووٹر لسٹ کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کے واضح جوابات فراہم کرے اور پورا عمل شفاف ہونا چاہیے۔ سابق وزیر آنند سین یادو نے کہا کہ جمہوریت میں ہر ووٹر کا ووٹ یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ ووٹر لسٹ میں کسی بھی ترمیم میں شفافیت اور انصاف کو یقینی بنایا جائے، تاکہ کسی بھی اہل شہری کے ووٹ کا حق متاثر نہ ہو۔ سابق ایم ایل اے عباس علی زیدی ''رشدی میاں'' نے کہا کہ انتخابات کے منصفانہ ہونے پر عوام کا اعتماد جمہوری نظام میں سب سے اہم ہے۔ الیکشن کمیشن ووٹر لسٹ اور انتخابی عمل کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کے واضح جوابات دے اور شفافیت کو یقینی بنائے۔